الله الحمد آن چیز که خاطر میخواست　　آخر آمد ز پس پردهٔ تقدیر پدید

مجموعۂ نور افشان روشنگر جہان

یہ مجموعہ اسپیچ ہائے بادشاہ عالم پناہ عرش پایگاہ آصف جاہ دکن دام اللہ سلطنتہ کا جو بتقریب
جشن ہائے تینتیسوین سالگرہ مبارک ۱۳۱۶ہجری زبان الہام بیان سے دُر افشان ہوے
انکو معہ اڈریس وہ مجلس عام رعایاے ممالک محروسہ نے جس سنے کہ جشن ہائے مبارک کی ابتدا
باغ عام مین شروع کی مجموعۂ ہذا طبع کروایا اور باتفاق یہہ دعا مانگی کہ اے باریتعالیٰ۔
ہمارے بادشاہ عالم پناہ کی عمر و اقبال مین روزافزون ترقی دے۔ اور ہمارے آیندہ کی نسلین بھی اپنے
بادشاہ سے ایسے ہی وفادار رہین۔ اور سرکار قیصر ہند سے ہمارے بادشاہ آصف جاہ کو۔ اور ہمارے
بادشاہ سے سرکار قیصر ہند کو۔ ایسی بروقت ہمدردی اور امداد ملتی رہے۔ جیسا کہ انتظام قدرت
مین ایک سایہ دار درخت کو اوس کے جڑ سے۔ پیڑ ڈالیون اور پتون کو۔ اور پتون اور ڈالیون
اور پیڑ سے جڑ کو ہمدردی و امداد بروقت ملتی ہے۔ آمین ثم آمین

ارشاد آصف

سرکار دونون کہتے ہین باہم جو اتحاد　　یہہ دوستی ہے سارے زمانے پر آشکار

تم خیرخواہ دولت برطانیہ رہو　　سمجھیں جناب قیصر ہند اپنا جان نثار

لِلّٰہِ الحمد

حضور پرنور

* بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

زقدر وشوکتِ سلطان نگشت چیزے کم
از التفات بمہمان سرائے دہقانے

کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید
کہ سایہ برسرش افگند چون تو سلطانے

یہ پہلا اڈریس وہ ہے

جو کل رعایائے ممالک محروسہ کیطرف سے شب ششم ربیع الثانی ۱۳۱۶ سنہ ہجری کو تینتیسوین سالگرہ مبارک کے جلوس باغ عامہ مین حسب آرزوے عام رعایا مین شب میلاد مسعود پیش ہوا

اور یہ وہ جواب اڈریس نور افشان روشن گر جہان ہے

جو اونکے ہر دل عزیز بادشاہ عالم پناہ عرش پایگاہ * نے اپنے اسپیچ درافشان مین اپنے پیاری رعایا کے روح جان کو مسیحائی کا اثر بخشتا ہے

پہلا اڈریس منجانب عام رعایا ممالک محروسہ سرکار عالی

جلسہ سالگرہ مبارک واقع باغ عامہ ۶ شب ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ

* حضور پر نور خلد اللہ سلطنتہ و مد ظلہ العالی

اعلیحضرت قدر قدرت خداوند نعمت رستم دوران ارسطوی زمان مظفر الدولہ مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ نواب سر میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی پادشاہِ عالم پناہ عرش پایگاہ ممالکِ محروسہ حیدر آباد دکن بندگانعالی متعالی۔ *

اے ہمارے پادشاہ عالم پناہ۔ ہم حضور لامع النور کے نمک پروردہ وفادار فرمانبردار رعایا بکمالِ ادب بارگاہ ابد پائدار میں اس عجز آگین

اڈریس کی وساطت سے پیرومرشد حضور پرنور خلد اللہ سلطنتہ و مد ظلہ العالی کی

تینتیسوین (۳۳) سالگرہ مبارک کے موقع پر قدمبوسی کی جرأت کرتے ہین۔

ہم لکھا نمکخوارون مین سے ہر کہ و مہ کے دل مین جو جوش عقیدت و

اخلاص حضور انور کی عہد معدلت کی وجہ سے موجزن ہے اُسکا نہایت

عاجزی کے ساتھ اس تقریب مین ہم اظہار کرتے ہین۔ ہم مختلف

فرقے جو حضرت اقدس و اعلےٰ کے زیر نگین ہین ہمکو حضور پرنور کی

سرپرستی کا افتخار حاصل ہے جسکے ہم نہایت شکر گزار ہین۔

اے ہمارے رحمدل رعیت پرور پادشاہ چونکہ یہ پہلا ہی موقع ہے کہ

حضور انور کی ہزارہا رعایا نے ایک اڈریس ملازمانِ بارگاہ پیرومرشد کی

خدمت مین پیش کرنیکی جرأت کی ہے۔ نظربران بیجا نہوگا اگر اس مقام پر

مختصرًا اُن اسباب پر نظر ڈالیجاے جو اس محبت اور جان نثاریون کے

محرک اور باعث ہوے اور اس تقریب سعید محمود پر اظہار مسرت و خوشی کی
شکل مین ظاہر ہوتے ہین۔
تیس سال کا زمانہ منقضی ہوتا ہے کہ حضرت اقدس واعلیٰ اپنے خاندان
شاہی کے تخت پر رونق افروز ہوے ہین۔ اور پندرہ سال کا زمانہ گذر چکا
ہے کہ حضرت اقدس واعلیٰ حکمرانی فرما رہے ہین اور ذات اقدس سے
اس زمانۂ حکمرانی مین علی التسلسل ایک سال سے دوسرے سال مین
عام طور پر واقعی امن خلایق مین زیادتی اور ہماری حفاظت جان و مال و
حقوق مین ترقی ہوتی رہی اور رعایا کو حضرت اقدس واعلیٰ کے اقبال و
طفیل سے وہ شاہی فیض و برکتین نصیب ہوئین جسکے باعث ہم اپنے پچھلے
طبقات رعایا سے بدرجہا سبقت رکھتے ہین۔
آپکا نظام انصاف و عدل عیب و نقص سے مبرا ہے۔ اور ہر سمت سے

ترقی روزافزون کی کوشش جاری وساری ہے۔ ہم رعایا کے لئے
تعلیم مین بے انتہا ترقی ہوئی ہے۔
حضور لامع النور کے مدارس کے تعلیم یافتہ طلباء نے دنیا کے بڑے سے
بڑے درس گاہون کے امتحانات مین بدرجۂ اعلی کامیابی حاصل کی ہے۔
مذہبی امور کی ہم رعایا کو آزادی حاصل ہے۔ مذہب اسلام کے ارکان کی
پابندی اور دوسرے مذاہب کیساتھ بھی جو رعایات ملحوظ رکھی جاتی ہین اُنکی
نظیر سوائے حضور اقدس و اعلی کی ممالک محروسہ کے اور کہین نہین پائیجاتی۔
حضرت اقدس و اعلی۔ تمام ملک مین شفاخانجات اور دواخانجات کے قایم
کرنیسے ہمارے اُن دردون اور عذابون او بیوقت جانون کے تلف ہونیکو جو
امراض وعوارض بنی نوع انسان کو لاحق ہونیسے پیدا ہوتے ہین بہت ہی کم کردیا ہے
علوم و فنون کی دولت سے اپنی پیاری رعایا کے دماغ مالامال کردئے گئے ہین۔

اور یہ لاقیمت ارادے روزافزون ترقی پر ہین ۔

خلایق عامہ کی حفظانِ صحت کے متعلق جو تدابیر عمل مین لائی گئی ہین وہ ہمارے لئے مفید اور مسلسل ترقی پر ہین اور وہ خوفناک امراض وبائی جو قریہ کے قریہ برباد کیا کرتے تھے اب صرف اُنکا نام ہی نام باقی ہے ۔ ہماری وہ مصیبتین ایکدم معدوم ہو گئین جو موسم گرما مین آب خوردنی کو ترستے تھے ہمکو اب وہ آبِ مصفا نلون کے ذریعہ سے ہمارے مکانون مین بلا زحمت میسر آتا ہے جو آب حیات کا حکم رکھتا ہے ۔

حضرت اقدس و اعلی کے ہمایون عہد مین یہ اہم کام کہ ریل کا جاری ہونا اور ترقی پانا ہمارے ملک کیلئے تمام مصائب و تکالیف کو معدوم کر کے مفید نتائج ریل مرتب ہونا ایک بدیہی اور ثابت شدہ امر ہے ۔

اے ہمارے بادشاہ ظل اللہ خیر پرہم رعایا اس امر اہم کو اِس موقع مبارک پر

بغیر عرض کئے رہ نہین سکتے جس نے ہمارے پرجوش محبت کو دہ چند کردیا
جس نے ہماری حفاظتِ جان ومال وعزت کا اطمینان کامل بخشا۔ جسنے
ہماری سرسبزی ملک اور ہر قسم کی بھبودی کیلئے پیشین گوئی کی ہے۔ وہ امر
اہم اطمینان بخش یہ ہے کہ ہمارے پادشاہ جہان پناہ اپنی پیاری رعایا وسلطنتِ
ابد مدت کے متعلق امورِ حکمرانی بقلم خاص جاری وبذات مبارک تصفیہ فرماتے
ہین اور یہ امر ہمارے روزانہ چشم دید ہین کہ حضرت اقدس واعلی اسقدر متوجہ ہین کہ
تمام تمام شب بیدار اور متعدد ذوا این قلم مبارک کے ہمیشہ شرف ورود پاتے ہین
جو ہزارہا فرمان اقدس واعلی محکمہ جات سرکاری مین موجود ہین۔
لے ہمارے پادشاہ آپکے عہد ہمایون کی اُن نعمتون اور اُن برکتون کا
تفصیل سے ذکر یا ادائے شکر بجالانا ہماری امکان سے باہر ہے اس
بناء پر ہم رعایا نے صرف وہی ہماری آسایش وآرام کے متعلق کسیقدر

حالات عرض کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

ہم تمام تمدنی و معاشرتی برکتون کے لئے اپنے کریم النفس بیدار مغز حکمران
بادشاہ عالم پناہ کے واسطے خدا سے دعا مانگتے ہین۔

جنکے عہد ہمایون مین ملک ان برکتون مذکور الصدر کا مرکز بنا ہوا ہے۔

اے بادشاہ گیتی پناہ ہم نہایت مسرت وانبساط اور نہایت عبودیت جان نثاری
و وفاداری و نہایت دلی جوش محبت کے ارادے کیساتھ اس مبارک موقع
سالگرہ مقدسہ پر حضور لامع النور کی بارگاہ عرش پایگاہ مین بامید پذیرائی دست بستہ
مبارکباد عرض کرتے ہین۔ اور اس تہنیت کے پیش کرتے وقت درگاہ
رب العالمین سے دست بدعاء اور ملتجی ہین کہ اے ایزد تعالے ہمارے
بندگانعالی متعالی حضور پرنور مدظلہ العالی کو عمر خضر عطا فرما تاکہ ملک و
رعایاے وفادار نمکخوار حضور لامع النور کے سایۂ عاطفت مین امن

وآسایش سے دست بدعا ہیں - آمین ثم آمین

این دعا از ما و از جملہ جہان آمین باد

زیادہ حد ادب

مسدس

بیاں جمشید کا جبتک شکوہ و شوکت و فر ہو
چراغِ بزمِ جاں تا ذکر اقبال سکندر ہو

مکاں تا شمع اوصافِ فریدوں سے منور ہو
جہاں تا اسم اعظم کا سلیماں کے مسخر ہو

شہنشاہِ دکن فرمانروائے ہفت کشور ہو
اطاعت کا بھی حلقہ زیبِ گوشِ چرخِ چنبر ہو

تصرف میں شہِ خاور کے تا اقلیم خاور ہو
سما پر روز و شب تابندہ تا ہر ایک اختر ہو

کواکب آسماں پر تا شہِ خاور کا لشکر ہو
لقب تا مشتری کا سعد اکبر ہر زبان پر ہو

سعادت یار ہو ممدوح کے اقبال یاور ہو
یہہ محبوبِ علیخانِ بہادر جون سکندر ہو

فلک پر برق کے توسن کوتا ہو گرم جولانی
ہر اک ہو لہر تا دریا کے چالاکی ہین ثانی

نگہہ کو چشمِ خوبان مین ہو تا گردش بآسانی
ہوا امواجِ ہوا کو تا روانی وقت طغیانی

نہ چارون مین کوئی رہوار سے حضرت کے ہمسر ہو
سوار او سیر ہو یون تم نے جیسے بوے گل ہوا پر ہو

بر از عقدِ ثریا خوشۂ انگور ہے جبتک
مئے انگور سے سرمست مخمور ہے جبتک

ہر ایک انگور سے مے کھینچنا منظور ہی جبتک
ہر اک مخمور صہبا کے نشہ مین چور ہی جبتک

لبالب آپکا جون چشمِ مستان مے سے ساغر ہو
لبِ ساغر نمط بدخواہ کا ہرگز نہ لب تر ہو

زمین جبتک زر و سیم و جواہر کا رہے معدن
فلک پر جبتلک قندیل ہو مہتاب کی روشن

تر و تازہ رہے آب و ہوا سے جبتلک گلشن ۔۔۔ تعشق مین ہو جبتک گل کی بلبل چہچہا افگن

درختِ آرزو سرکار کا سرسبز و مثمر ہو
تمہارے باغِ دولت کو نہ یارب خوف صرصر ہو

صفا جبتک گہر مین اور گہر ہی جبتلک کا نمین ۔۔۔ جلا ہے لعل مین اور لعل ہی جبتک بدخشا نمین
ہے تا دریا مین مرجان اور رنگینی ہی مرجانمین ۔۔۔ چمک یاقوت مین جبتک ہی اور یاقوت کانمین

جواہر خانہ مین یاقوت و مرجان لعل گوہر ہو
جو ہو بدخواہ وہ کمبخت یارب خوار و ابتر ہو

عدن مین جبتلک ہو ابر نیسان سے گہر پیدا ۔۔۔ گہر سے تا صدف اور تا صدف ہی پر ہی دریا
نکالے جبتلک غواص دریا سے دُرِ یکتا ۔۔۔ دُرِ یکتا سے تاجِ خسروی ہو جبتلک زیبا

مکلّف آپکے سر پر دُرِ غلطان کا افسر ہو
دُرِ غلطان کے افسر سے زیادہ رونقِ سر ہو

رہے تا تاک مین مستونکے تاک و ریشے یون تا کا
سے اوس انگور کے خوتے ستی تا کھینچین قدح پیما

کہ ہووے تاک مین تاک اور ہووتی تاک مین خوشا
قدح سے مے پیین اور مے سے ہووی نشۂ فرسا

شبِ مہتاب ماہِ چاردہ نقری کا ساغر ہو
تمہارا دور دورا اور ساغرِ صہبا مدور ہو

چمن مین تا ہو نخل اور نخل سے تا ہو شگفتہ گل
ترنم ساز تا بلبل ہو مثلِ بلبلِ آمل

گلِ شاداب تا زمزمہ پرداز ہو بلبل
نواسنجی سے تا بلبل کے ہون محظوظ جزو کل

برنگِ گل تمہارا پنجۂ زرپاش پُر زر ہو
ترانہ مطربون کا گوش زدِ بلبل سے خوشتر ہو

ختن کا دشت جبتک جوقِ غزالان ہے
شمیمِ مشک سے جبتک معطر مغز انسان ہے

غزالون کے شکم مین نافہ جبتک مشک افشان ہے
نشاطِ مغز سے انکو جبتک فرحتِ جان ہے

مشامِ خلق مشکِ خُلقِ عالی سے معطر ہو

نملط ہے یہ معطر خلق سا کب مشک اذفر ہو

رہے نوشیروان کا عدل جتبک یاد عالم مین
ہر اک عادل بھی مظلومونکی دے تا داد عالم مین

اور اوسکے عدل کے ہو یادسی دل شاد عالم مین
اور اونکے داد سے عادل رہے آباد عالم مین

خوشی سے داد خواہونکے ہمیشہ داد گستر ہو
اور انکے داد سے آباد تم اے بندہ پرور ہو

رہے تا نام دنیا مین ارسطو کے ذکاوت کا
رہے مشہور نسخہ جتبک لقمان کے فطرت کا

رہے تا تذکرہ عالم مین افلاطونکے حکمت کا
کرین تا وصف اطبا بو علی سینا کی جودت کا

سبق ہر ایک سے لے تمسے جو زندہ بار دیگر ہو
تمھارا وصف عقل آویزۂ گوش ہنرور ہو

رہے مشہور عالم نام سحبان تا بلاغت سے
رہے رستم کا جتبک وصف دنیا مین شجاعت سے

رہے تا نام اقلیدس جہان مین علم ہیئت سے
رہے سلمان کا جتبک تذکرہ شعر فصاحت سے

لقب آصف کا تاریخ و کتب مین بھی محرر ہو
خوشی حاصل رہے دن رات اندیشہ نہ دل پر ہو

رہے تا حافظونکو شغل قرآن کے تلاوت سی — رہے تا منشیونکو مشغلہ خط و کتابت سے
رہے تا شاعرون کو شوق دریای لطافت سی — ہوا مضا فتوے شرع محمدؐ تا عدالت سے

خدا کا فضل ہو سر پر سدا ظلِ پیمبر ہو۔
ہر اک دن عید ہو شب قدر کی بھی شب سے خوشتر ہو

کرے تا فرد موجودات مشقے خانہ قدرت — کھچین خط اس مزین فرد پر جبتک بصد صورت
بہا و سکے دائرہ عین دیدۂ خوبان کے تا ہیئات — نقط اسکے رہین تا انجم گردون سی ہم طلعت

سر لوحِ جبین نقشِ جہانبانی محرر ہو
وثیقے سے مرتب زندگی کا یعنی دفتر ہو

بنے بادِ صبا نجار تا فرمان رضوان سے — تراشے چوب طوبیٰ تازہ جنت کی گلستان سے

بناوے تیر تیشہ ناخنِ موسیٰ عمران سے — پروں سے حور کے اترہ بنے یا بال غلمان سے

تمھارے نام کے خطبہ کو اس ترتیب کا ممبر ہو
کہ تم آصف ہو ابنِ حیدر و سبطِ پیمبر ہو

جہاں مین جبتلک سرسبز ہووے نخل طوبی کا — ید بیضا سے تا ہو معجزہ مشہور موسے کا
ہو جبتک قم باذن اللہ سے روشن نام عیسیٰ کا — ہو قربانی غنم کی تا طریقہ عید اضحےٰ کا

الٰہی دولتِ دنیا و دین تمکو میسر ہو
دعا شعلہ کرے آمین الٰہی آسمان پر ہو

اسپیچ مبارک ہمارے پادشاہِ عالم پناہ اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور
بندگانعالی متعالی خلد اللہ ملکہ و مدظلہ العالی بتاریخ ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ

میری عزیز رعایا اور وفادار دوستو

تمھارے صدق عقیدت کا کچہہ ایسا مقناطیسی اثر ہے کہ آج مین یہان آیا اور بہت محظوظ اور مسرور ہوا کہ میرے ملک کے مختلف قوم اور ملت والے بالاتفاق اسقدر گرمجوشی کے ساتہہ میری سالگرہ کی خوشیان منا رہے ہین اور اسقدر محبت آمیز الفاظ مین مجھے مبارکبادی کے اڈریس دے رہے ہین۔

ہر حکمران کے لئے دنیا مین دو قسم کی خوشی سے زیادہ تر اور بہتر خوشی حاصل نہین ہو سکتی۔ ایک وہ خوشی ہے جو اسکے دلمین فطرتی طور سے پیدا ہوتی ہے جب وہ اپنی رعایا کی فلاح اور بہبودی کی سعی مین مصروف

رہتا ہے۔ دوسری وہ خوشی ہے جب وہ اپنی سعی کو مشکور پاتا ہی۔
مین خداے عزوجل کا شکر کرتا ہون کہ اندنون مجھے ہر دو قسم کی
خوشی حاصل ہے کہ جو کچھہ مین اپنی عزیز رعایا کے واسطے کرتا ہون
اس سے وہ رضامند ہین اور اپنی رضامندی اور اطاعت کا اظہار
اس موقع پر نہایت صداقت اور محبت کے ساتھ کر رہے ہین۔
مین تمھارے اس باہمی اتفاق اور جوش محبت کی بہت قدر
کرتا ہون۔ اور مین تمکو (اور تمھارے ذریعہ سے میرے ملک کے
تمام باشندونکو) یقین دلاتا ہون کہ تمھاری عام بھبودی کے
کامون مین ہمیشہ مجھے خاص طور سے دلچسپی ہے اور تمھاری
آسایش اور آسودگی کو دیکھنے سے مجھے ہر وقت کمال درجہ کی
خوشی حاصل ہوتی ہے۔ تمھارے باہمی اتحاد و اتفاق مین میری

کامل رضامندی واطمینان ہے اور تمھاری اطاعت و شکرگذاری سے مجھے اپنی سعی کا عمدہ معاوضہ ملتا ہے۔

پس جبتک کہ میری رگِ جان مثل قلم متحرک رہے اور میری دوات تن مین سرخئ خون باقی رہے مین تمھارے ہرقسم کی ترقی اور بہبودی کے کامون مین ہمہ تن مصروف رہونگا۔

ز مشکلات طریقت عنان متاب اے دل	کہ مرد راہ نیندیشد از نشیب و فراز

مین تصدیق کرتا ہون کہ یہ صحیح ہے

دستخط

اکبر الملک

۲

دوسرا ترجمہ اڈریس فری میسنان حیدرآباد

واقع باغ عامہ ۶ شب ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ

بعالیخدمت حضور رستم دوران ارسطوئ زمان مظفر الدولہ

مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ

نواب سر میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی سی یس آی

مدظلہ العالی۔ نظام حیدرآباد۔

حضور عالی۔ ہم دستخط کنندگان ذیل فری میسنان منجانب ہمہ

لاج ہائے ممالک محروسہ سرکار عالی حضور پر نور کے سالگرہ مبارک

کے موقع پر باادب مبارکباد دیا چاہتے ہین۔

بحیثیت فری میسنان سب سے پہلے ہمارے فرائض سے یہ

ایک ہمارا فرض ہے کہ جس ملک مین ہم بود و باش رکھین اوس

ملک کے قوانین وحکام کی اتباع کرنے کے ماسوائے جس

بادشاہ وقت کی حفاظت مین ہم رہین اوس بادشاہ کے وفادار و

وفاکیش رعایا ہورہین۔ اسلئے ہمپر فرض ہے کہ حضور پر نور کی درازی

عمر اور اوس ملک کی سرسبزی کے لئے دعا مانگین جسکے کریم النفس

فرمانروا حضور پر نور ہین۔

غالباً حضور پر نور کو روشن ہوگا کہ فری میسنی تمام

دنیا مین پھیلی ہوی ہے اور ہر مذہب و قوم کے لوگ اسمین

شریک ہین۔ اور بہت سے ممالک مین بادشاہ بنفس نفیس ہمارے

زمرہ مین شریک ہین۔ گو کہ حضور پر نور کے شرکت سے ہمکو عزت

حاصل نہین ہوی ولاکن ہمارے خیالات وفیلنگس فطرتی طور پر ہمکو

باور کرواتے ہین کہ حضور پر نور ہمارے حامی اعلی درجہ مین ہین۔

بہرحال ہمارا صرف یہ فرض ہی نہین ہے بلکہ ہمکو اس سے خوشی بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم گورنمنٹ سرکار عالی کے صرف حفاظت ہی مین نہین رہتے ہین بلکہ بہت سے مواقع مین۔ سرکار عالی سے ہم مورد عنایات وسرفرازی ہوئے ہین جسکے بابت حضور پر نور کے ہم نہایت مشکور ہین اور ہم مین سے بہت سے ایسے ہین جو حضور پر نور کے نکھوارا ور چشمۂ فیض سے سیراب ہین۔ اسلئے ہم ہماری ادب وفاداری کے اقرار کی ذریعہ سے حضور پر نور کے بارگاہ مین یقین دلاکے ملتجی ہین کہ اس یوم مسعود کے بابت ہماری ناچیز مبارکبادیون کو شرف قبولیت دیجاوے اور ہمارے اس اظہار کو باور فرماوین کہ حضور پر نور کے ازدیاد عمر واقبال کے لئے

اور ملک و رعایا جو حضرت کے فیض آگین زیر حکومت ہین اونکی سبزی و ترقی کے لئے درگاہ رب الجلیل مین ہم ہمیشہ دست بدعا رہینگے۔

آپ کے برفرمانبردار خدام۔

لاج سینٹ جان نمبر ۴۳۴ ای۔سی۔

لاج مے یو نمبر ۱۴۰۶ ای۔سی۔

لاج دکن نمبر ۱۱۴۴ ای۔سی۔

لاج مورلیانڈ نمبر ۵۶۹۔ یس۔سی۔

لاج اکرام نمبر ۵۶۷ یس۔سی۔

لاج حیدرآباد نمبر ۷۸۷ یس۔سی۔

المرقوم ۲۴۔ آگسٹ سنہ ۱۸۹۵ء ایل

مطابق شب ششم ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ ہجری

بتقریب سالگرہ مبارک اعلیٰحضرت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
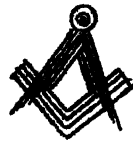
مناجات

جلسہ مشترکہ

لاج ہای فری میسنان واقع ممالک محروسہ سرکارعالی

بہ صدر نشینی ماسٹر لاج دکن نمبر ۱۴۴۴ ۔ ای سی

منعقدہ ۱۴ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ء

بمقام لاج مورلینڈ اسمبلی رومس حیدرآباد دکن

مناجات

اے خالق قدیر و رفیع اے بادشاہون کے بادشاہ اور سلطانون کے حاکم ہم تیرے ناچیز بندے تیرا مقدس و پاک نام لیکر تیری درگاہ مین نہایت عجز و انکسار کے ساتھ ملتجی ہین کہ تو اس سال گرہ مبارک کے موقع پر ہمارے آقا و ولی نعمت **میر محبوب علی خان بہادر پادشاہ دکن** پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرما۔ اون کو اوس قدرت ثروت اور دانش سے مالا مال فرما جو تو نے ہمارے صدر اعظم حضرت **سلیمان** علیہ السلام کو عطا فرمائی تھی تاکہ اونکی حکومت رعایا اور ملک کے واسطے جنپر تو نے اون کو حکمران فرمایا ہے باعث برکت و فلاح ہو۔

اے خداوند عالم و عالمیان ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اعلیٰحضرت کی

عمر مین برکت اور سال بسال اقبال و دانش مین ترقی ہو۔

اے احکم الحاکمین تو اعلیٰحضرت کے دودمان شاہی کو دائم

برقرار فرما اور اون کے خاندان پر اپنی عنایت مبذول رکھ کہ وہ تا ابد

تیری رحمت و برکت سے شادان و فرحان رہے کیونکہ بغیر تیری

امداد و اعانت کے ہم تیرے بندے بالکل ناچیز و ناکارہ ہین۔

آمین

اڈریس

حکما و ڈاکٹران سندیافتہ شہر کا ے دکن ایسوسی ایشن

جواب اڈریس

از حضور پرنور اعلحضرت بندگانعالی دام ملکہ۔

قصیدہ مدحیہ دعائیہ

گذرانیدہ

لقمان الدولہ اِسٹاف سرجن

تیسرا اڈریس واقع ملک پیٹھ

۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ

گزرانیدہ

منجانب حکمائے سند یافتہ یونانی و ڈاکٹری

خانہ زادان و نمکخواران

دَولَتِ عَلِیّہ آصَفِیَّہ

شرکائے **دکن مڈیکل سوسی ایشن**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے سایۂ رحمتِ الٰہی
وے غنچۂ باغِ بادشاہی

ہرگز بشمایلِ تو سروے
نارستہ ز بوستانِ شاہی

ہم چرخِ جمال را تو مہری
ہم برجِ جلال را تو ماہی

درخواستہ از خدائے بیچون
بخت بدعائے صبحگاہی

بر نامِ تو مہر کردہ گردون
منشورِ اوامر و نواہی

بر سلطنتِ تو بے تکلف
تمکینِ تو میدہد گواہی

نامِ تو یقین کہ مے برآرد
آوازہ ز ماہ تا بماہی

ظل سبحانی اعلیحضرت قدر قدرت سکندر شوکت دارا حشمت خداوند نعمت

سلطان ابن سلطان آصفِ سادس رستمِ دوران افلاطونِ زمان

حضور پر نور والی دکن

جی ـــــ سی ـــــ ایس ـــــ آئی۔

ہم جان نثار بصد ادب سرِ عبودیت کو آستانۂ مبارک پر رکھکر

سجدۂ شکرِ منعمِ حقیقی ادا کرتے ہین کہ ہمارے شاہ ذیجاہ نے

آج کے دن بمقتضائے فرطِ خداوندی وقدر دانی ہم کو اظہار

مسرت وادائے تہنیت سالگرہ مبارک وسپاس گزاری کی

اجازت سے عزت بخشی فرمائی۔

اے ہمارے پیارے مالک اِس حیدرآباد مین یہ پہلا موقع ہے

کہ ہماری خوش قسمتی اور بخت رسانے ہماری دلی تمنا کو آج کے

دن پورا ظاہر کیا کہ ہمارے اہل فن نے بالاتفاق اپنے شاہ
گیتی پناہ کی خدمت مبارک مین بصد ادب تہنیت سالگرہ مبارک
کیساتہ اڈرلیس گزراننے کا افتخار حاصل کیا ہے۔ اگرچہ رعایا کی
طرف سے متعدد سپاس گزاریان جاری ہین۔ مگر بالتخصیص ایسی
موقع مین اپنی زبان سے اپنے مالک کو (اے ہمارے بادشاہ)
کے لفظ سے مخاطب کرنا اور اُسکے جواب مین اپنے کانونسے
(اے ہماری رعایا) سننے کا اشتیاق ہمارے دلون مین
ایک عرصہ سے متمکن تہا۔ باین وجہ کہ توجّہ خاص خداوندی اس
فرقے پر مدام مبذول رہی اور ہے۔

ولولۂ سپاس گزاری جو ہمارے دلونمین نہان ہے اب عیان
ہوا جاتا ہے کیونکہ اِس سرکارِ ابد قرار نے ہمکو عہد طفلی اور یتیمی کے زمانہ

بھتر از مادر و پدر پرورش فرمایا۔ اور ہمکو چھوٹے سے بڑا کیا اور
تحصیل علم و فن کا شوق و ذوق دلا کر مدرسہ مین اپنے ذاتی مصارف
سے تعلیم فرمائی مزید برآن بحکم اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْكَانَ بِالصِّيْن
جہان جہان ہمکو اپنے علم کے تکملہ کا خیال ہوا وہان وہان بھیجکر
علم حاصل کرانے مین مصارف کثیر سے دریغ نہین فرمایا اور ہمکو اُس
پیشہ کا رکن بنایا کہ جسکی شرافت مین حدیث شریف نازل ہے۔
اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ اے ہمارے
سلطانِ ذیشان آپ کی بدولت ہم عالم علم الابدان ہوے۔
اے بادشاہِ ذیجاہ آپ کے تصدق مین ہمنے وہ فن اشرف
حاصل کیا جسکے ماہر کو اللہ تعالے نے اپنے نود و نہ نام مین سے
خطاب حکیم عطا فرمایا۔ جسکی وجہ سے اے شاہِ والاحشم

آپ کے طفیل ہمکو سعادتِ دارین حاصل ہے - اگرچہ شافی الامرض
وہی حکیم مطلق ہے مگر اُسے مسبب الاسباب نے ہمکو
واجب الشفا کی شفا کا باعث اور ردّ قضاے معلّق کا سبب گردانا ہے
اے شہنشاہ گیتی پناہ آپ نے ہمکو اُس مریض و معذور
دردمند گروہ کی خدمت گزاری کا عہدہ سرفراز فرمایا جسکے لئے سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اَللّٰھُمَّ
اَحْیِنَا فِی زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْن وَاحْشُرْنَا فِی زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْن۔
اور آپ نے ہمکو ان لوگونکی بھی اطاعت کا موقع دیا جسکی صحت
و زندگانی سے ہزارہا خلق خدا کو دینی و دنیوی فیض و نفع حاصل ہے
للہ الحمد جسنے ہمکو اشرف المخلوقات کیا اور اشرف الانبیاء کی
اُمت مین پیدا کیا اور اُس فن اشرف کا ماہر بنایا جسکی شان مین

مَن یُؤتَی الحِکمَتَ فَقَد اُوتِیَ خَیراً کَثِیراً ارشاد فرمایا ہے اور

اُس اشرف السلاطین کے زیر سایۂ عاطفت رکھا جسکو القاب

ظلّ سبحانی سے ملقب فرمایا جسکے عہد مبارک مین ہر کہ ومہ

فقیر وامیر اور برنا وپیر ملکی غیر ملکی مسلمان نامسلمان امن وآسایش سے

رہکر اپنے خاقان عظیم وسلطان کریم کا جان نثار اور

اُسکی ثنا گوئی اور دعائے ترقی عمر واقبال وسلامتی تاج وتخت مین

رطب اللسان وعذب البیان ہے۔ ہر ایک دل دادہ وجان باختہ

اور اپنی اپنی جگہ عنایات شاہانہ والطاف خسروانہ سے اترایا ہوا

ہے۔ کیون نہ کہ اُس کریم کارساز نے ہمکو اُسکی رعایا بنایا کہ جو حق

پرست وحق بین۔ عقیدتمند وشریعت پسند شجاعت کیش عالی حشم

عاقبت اندیش ثابت قدم مستقل مزاج حلیم الطبع دریا دل کریم النفس

سخن گو سخن سنج نکتہ دان و نکتہ فہم منتظم امور مملکت واضع قوانین سلطنت
رعایا پرور عدل گستر سخی ابن سخی قدردان و قدرشناس ہمارا پادشاہ
عادل و سلطان رحم دل ہے ارباب حق بین ذرا چشم انصاف سے
غور فرمائین تو ظاہر ہوگا کہ نصف صدی پہلے کے زمانہ مین ہمارے
ملک اور ملکیون کی کیا حالت تھی اور اب کیسی ہے۔ تخمیناً پچاس
سال سے پہلے دکن مین عموماً یہ خیال تھا کہ ڈاکٹر اپنے مریض کو غیر
ممکن الشفا جانکر اسکی جان لیتے ہین۔ اور یہ لوگ بیدردی اور بیرحمی مین
یکتا سمجھے جاتے تھے۔ اور اس زمانہ مین ڈاکٹر کو اپنا خیرخواہ ہمدرد
جانی دوست اور اپنی جانون کو تکلیفات امراض سے بچانے کی
کوشش کرنیوالا جانتے ہین۔ جسکے اپنے گھر آنے کو عین آمد صحت
و شفا سمجھتے ہین۔ اسوقت دوا اور ڈاکٹر عنقا تھے یہ اگر کہین کہاں دیتی

تو بچشم حیرت بین تماشا بجاتے تھے۔

اس عہد مین جابجا ان ادویات کے چرچے اور اونکی جادو اثری

کے شہرے ہر زبان پر ہین۔ متعدد دوافروش کی دکانین بلدہ مین

کھلی ہوئی ہین۔ جہان تازے ادویات ہر وقت موجود

رہتے ہین۔ بعض دکانین تو تمام شب کھلی رہتی ہین تاکہ دردمندونکو

دوا بروقت ضرورت فی الفور ملجایا کرے۔ اس تھوڑے ہی

زمانہ مین ان کمسٹ نے اپنی فروخت ادویات مین اسقدر

ترقی کی کہ آج کے دن اسیکی بدولت ملک التجار بن

گئے۔ اس سے صاف عیان ہے کہ ہمارے ملک مین

کسقدر ادویات کی ضرورت تھی۔

اداے تہنیت جلوس میمنت مانوس خداوندی ہی مین سب سے

پہلے سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی نے فروخت ادویات ڈاکٹری کی عزت حاصل کی اہی جہان پناہ آپ ہی کے عہد مین رعایا کو آسایش نصیب ہے۔ اُس دورہ مین فن جرّاحی دیسی حجامونکے ذِمہ تھا۔ اور یہی لوگ جرّاح کہلاتے تھے۔ اور اسی وجہ سے جرّاح بے وقعت متصور تھا۔ فقط فصد لینا دنبل چیرنا پچھنے مارنا مرہم پٹی کرنا فن جراحی سمجھا جاتا تھا۔ اور اکثر نشتر کا عمل بغیر بیہوش کئے نہایت بیدردی سے ہوا کرتا تھا اسوقت جراحی فن ڈاکٹری مین بہت بڑی اور ذی وقعت شاخ سمجھی جاتی ہے۔ اور جرّاح کے لقب کو ڈاکٹر کے لقب سے زیادہ افتخار حاصل ہے۔ اندنون جرّاحی کے بڑے بڑے کسب عمدہ عمدہ نو ایجاد آلات سے بے دقت اور بسہولت

بیہوش کر کے کئے جاتے ہین۔ای بادشاہ رحم دل آپ نے
نہ فقط اپنی رعایا پر احسان فرمایا بلکہ جملہ جہان کو اپنا ممنون کر رکھا۔
حسب درخواست ڈاکٹر لاری صاحب آپ نے ہزار ہا روپیہ
کلوروفام کمیشن مین صرف فرمایا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ روے زمین کے
اکثر بڑے بڑے ڈاکٹرون کا خیال اس طرف متوجہ ہو گیا۔
اکثر اُس زمانہ مین یہ دیکھا گیا کہ آنکھون کے معذور و نیز بار مصارف
پڑتا ملک بملک جا کر اپنی آنکھین درست کراتے تھے۔اور غربا
ناقص البصر بصارت کے ندیدے بینائی کی تمنا ہی تمنا مین اپنی آنکھین
بند کر لیتے تھے یا ستر بھیدیون کے ہاتھون اپنے کو نابینائے
دوامی بنا لیتے تھے۔
ای ظل سبحانی آپ ہی کی حکومت کی روشنی مین اُن

ناقص البصر کی خدمت اسی ملک کے حکما سے ہوا کرتی ہے۔
جس سے وہ لوگ اپنے ہی ملک مین آسایش سے رہکر پردۂ
ظلمت سے میدانِ نور مین آتے ہین۔ اُس زمانہ مین اضلاع وبلاد مین
دوا اور طبیب بروقت نہ پہنچنے اور چھنے ہوے پانی اور صفائی کا اہتمام
نہ ہونے کے سبب خفیف امراض مہلک ہوجاتے تھے۔ اور
امراض متعدی مثل ہیضۂ وبائی وغیرہ سے ہزارہا جانین تلف
ہوجاتی تھین۔

بفضل خداوند کریم اس زمانہ مین شہر بشہر قریہ بقریہ بلکہ محلہ محلہ
شفاخانجات کہولدئے گئے اور چھنے ہوے پانی کے نل گھر گھر
لگادئے گئے اور تمام شہر مین جابجا صفائی کا اہتمام کیا گیا۔
جس سے خلق اللہ کو امن وآسایش اور ان مہلک امراض سے

نجات حاصل ہے۔ جو جو مقامات کہ معدن ان امراض کے تھے

جیسا کہ دارالشفا دارالوبا کہلاتا تھا اب دارالامن ہوگیا۔ چیچک برآری سے

اسوقت ہزارون معصوم سیتلا کے صدمہ سے محفوظ ہین۔ اسی دورۂ

مبارک مین اکثر اشخاص اپنے آپ ضروری اصول حفظان صحت

سے واقف ہوکر اپنی غذا پانی اور خانگی صفائی کے نفع و ضرر سے

آگاہ ہو گئے۔ مرض طاعون جس سے ہند مین تھوڑے ہی سے

زمانہ مین ہزارون مکان بے چراغ ہو گئے آپ نے اپنی رعایا کی

حفاظت جان کی غرض سے انسداد طاعون کے لئے ہزار ہا روپیہ

صرف فرمایا۔

افضل گنج کا دواخانہ اسی سرکار ابدپائدار کے عہد مین

بہت کچھہ ترقی یاب ہوا اور متعدد بیٹس قرار پا ہوا ور لیڈی ڈاکٹر اور

خدمتی نرس بغرض آسایش مریضان پردہ نشین اِسی زمانہ مین مقرر کیئے گئے۔ اِسی دورہ مین متعدد لیڈیز زنانہ معالجہ کے لئے ڈاکٹر بنادی گیئن۔ جنکے پاس اکثر پردہ نشین مریضہ بخوشی و بے تکلفی رجوع ہوکر شفا پاتی ہین۔

قابل قابلہ نہونے سے جہلا اور خونی دائیون کے ہاتھون ہزارہا نونہال جانین مثل گل ناشگفتہ جو ہدیۂ خزان اجل ہوا کرتے تھے۔ اب ان لیڈی ڈاکٹرون کے حسن انجام خدمت سے اکثر زچہ اور اُنکے بچون کی جانین اُن ناتجربہ کارون کے ہاتھون سے بچ جاتی ہین۔

اے سلطانِ عالم پناہ آپ ہی کے عہد مبارک مین یہان لیڈی ڈاکٹرون کو بھی اپنی خدمت گزاری کا ناز و افتخار حاصل ہے۔ بازارون مین سمّی ادویات۔ افیون۔ سنکھیا۔ کچلہ وغیرہ بیباکانہ فروخت

ہونے سے ہزارون جانین مسموم اور خودکشی سے تلف ہوجاتی تھین

اب بجز حکیم کے دستخط کے فروخت ان مہلک اشیا کی غیر ممکن

اطباے یونانی کی یہ حالت تھی کہ سرکاری مدونہ ملنے سے ذاتی

مصارف کے غیر متحمل ہوکر ادویات حسب دلخواہ اپنے مریضون کو

نہ دے سکنے سے بوجہ عدم حصول تجربات اپنے بیش قیمت علم کو

زنگ آلودہ و بے صیقل کرلیا تھا۔ اور اپنے پاس ادویہ بروقت موجود

نہ رہنے سے اپنے بیمار کی چارہ گری مین ہر ایک ناچار رہا کرتا تھا۔

جسکی وجہ سے فن یونانی سالہا سال سے مردہ ہوچلا تھا۔

اے شہنشاہ رعایا پرور آپ نے اسکے حقمین مسیحائی

فرمائی۔ مدرسہ طب یونانی جاری کیا۔ اور یونانی دواخانے بصرف

کثیر شہر مین جابجا کھولدئے گئے۔ قدیم لایق حکماے یونانی تعلیم طلبا

اور علاج مرضا کے لئے مقرر کئے گئے۔ ادویات یونانی بروقت

ان مطبوعین موجود اور تیار ملا کرتے ہین۔ پہلے غیر سندیافتہ

طبیب۔ بدنام کنندۂ نکونامے چند۔ کہین دواسازی کرکے یا ایک

دو کتابین پڑہکر اپنی شکم پروری کے لئے ہزارون کی جانین

لیا کرتے تھے۔ اس شایستہ انتظام سے خودپسند و غیر معقول

خانگی اور عطائی علاجات سے ہر ایک کا دل باطل سے حق کیطرف

پھیر اگیا۔ اور اوسکی جان بچانے کا باعث ہوا۔

اسی سلطان رعایا پروری کی توجہ خاص سے جسقدر صیغۂ طبابت

کو رونق اور ترقی دی اوسیقدر مریضان مبتلا کی کثرت تعداد

شفایابی سے عوام الناس کے مزید اعتقاد اور اونکے نفع کا باعث

اور حکما کی نیک نامی کا سبب ہوگیا۔

اے سلطان ذیشان آپ کے عہد سلطنت ابدمدت مین وہ کونسا سامان آسایش ہے جو رعایا کو نصیب نہوا جسکی شرح حیطۂ تقریر و گنجایش تحریر سے خارج ہے۔ نہ فقط صیغۂ طبابت بلکہ ہر ایک صیغہ سابق سے الحال ہزار گونہ ترقی یافتہ ہے۔

اے آقائے نامدار یہ احسان آپ کا آپکی رعایا کے دل سے بھولا ہے نہ بھولا جائیگا۔ عیان راچہ بیان۔ ظہور جوش شادمانی جو علین مسرت دلی ہے ہر فرد بشر کے چہرہ سے ہر آن و ہر زمان ہویدا ہے۔ اب ہم اداے تھنیت سالگرہ مبارک اور سپاس گزاریکو اس دعا پر ختم کرتے ہین۔

الٰہی جب تک اس دنیا مین نام حکیم اور شفا باقی ہے اور اس جہا مین جلتک تاثیر دوا باقی ہے۔

الٰہی جبتک کہ نبضِ عالم متحرک ہے۔ اور نفس لیل ونہار جاری ہے۔
اِس تاج وتخت دکن کو قائم رکھ۔
اور ہمارے فرمان رواظلِ سُبحانی کو بصحت عمر عیسی عطا کر۔ اور
نونہالان باغ آصفی کو اُنکے زیر سایہ حشر تک سرسبز اور بارور رکھ۔

آمین ثم آمین

ہم یہی حق سے دعا چاہتے ہین سب سے آمین سُنا چاہتے ہین

گذرانیدہ

خانہ زادان حکمائے ڈاکٹری ویونانی شرکائے

دکن مڈیکل اسوسی ایشن۔

نقل

جواب اڈریس

ظِلِّ سُبحانی خلّد اللہ مُلکہٗ وادام اللہ سلطنتہٗ

از خداوند نعمت اعلیحضرت قدر قدرت سکندر شوکت دارا حشمت

۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ روز چہار شنبہ

ارکان سٹی ایسوسی ایشن

حکماء حیدرآباد

ارکان صفائی بلدہ

تمکو یہاں بلاکر تمھارے اڈریس لینے سے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ مین تم ہر سہ گروہ رعایا کے اڈریس ایک وقت اور ایک جگھہ لینا اسلئے مناسب سمجھا کہ تمھارے حقوق و فرایض اگرچہ بادی النظر

مین مختلف ہین مگر متحد المقصد ہین۔ تم سمجھو نکا ایک ہی مقصد ہے۔
یعنے صفائی۔ سٹی ایسوسی ایشن اخلاق کی صفائی و شایستگی
کی طرف متوجہ ہے۔ حکماء حیدر آباد انسان کے جسم کو امراض کی
کدورت سے مصفا کرنے کے لئے مستعد رہتے ہین۔ اور صفائی
بلدہ کے ارکان شہر کی گلی کوچون کو صاف و پاک رکھنے
اور شہر والون کو نفیس پانی پہنچانیکی فکر کرتے ہین۔ پس تم
تینون کے مقاصد کے حصول سے میری عزیز رعایا کی
بہبودی اور آسایش متصور ہے۔ لہذا مین تمھاری کوششونکی
بہت قدر کرتا ہون۔ اور مجھے اسکے سننے سے بہت اطمینان ہوا
کہ تم اپنی کوششون مین ایک حد تک کامیاب ہوے۔
اور کامل کامیاب ہونے کی دلی خواہش رکھتے ہو۔ مین نے

تمھارے ہاتون مین اپنی رعایا کے چند طبقون کی حفاظت ودیعت کی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم سب اِس ودیعت کی ذمہ داریون کو بخوبی جانتے ہو۔ اور اون کو پورا کرکے میری خوشنودی حاصل کرنے مین ہرگز دریغ نکروگے
دِل کا صاف کرنا یا صاف رکھنا آئینۂ سکندر سے بڑہکر ہے۔
پرائی جان کا خیال اپنی جان سے بہتر ہے۔

قطعہ

ہین میری عہدِ حکومت مین اطبّا حاذق
کسقدر شافیٔ مطلق کا ہی مجھپر احسان

کوئی نعمت نہین صحت سی جہان مین بڑہکر
عمر بھر اِسکا طلبگار رہے گا انسان

نہ ہی بقراط نہ سقراط نہ ہے جالینوس
فی زمانہ ہین یہی وقت کی اپنی لقمان

حافظِ روح یہی لوگ ہین اِس عالم مین
اب ہین یہی یہی فرقہ مسیحائی زمان

منقسم چار عناصر پہ ہین چارون اخلاط — جسمین نقصان ہو کرتے ہین پیدا ازان

مختلف جمع ہون امراض جو ضد ایک کی ایک — ایسی مشکل کو کیا کرتے ہین کہیا آسان

فکر بیمار مین ہو جاتے ہین بیمار طبیب — تا بہ صحت اٹہین تکلیف ہی آرام کہان

بارک اللہ کہ ہے مجمع ارباب کمال — للہ الحمد کہ ایسے ہین ہنرمند یہان

کیون نہ پاکیزہ ہون یہ اہل صفا کی صفات — ہر گلی کوچہ مین آئینہ کی صورت ہی عیان

وہ خلل آب ہوا کا کہین ہرگز نہ رہا — ہر جگہ فضل خدا سے ہی بڑا امن و امان

باغبانِ ازلی کا ہی یہان فضل و کرم — اب گلستان ہی وہی پہلے جو تھا خارستان

شکر صد شکر کہ ہی جوش پہ رحمت اسکی — شہر تو شہر کہ ہی ملک بہی سب آبادان

یہی آصف کی دعا تجہسے ہی یا بار خدا — رہے ہر وقت رعایا مری شادان و جوان

اعلیٰحضرت ظلّ سبحانی خلد اللہ ملکہٗ

قصیدہ مدحیہ دعائیہ بتقریب سالگرہ مبارک سرکار گیتی پناہ قدر قدرت سکندر شوکت دارا حشمت خداوند نعمت

کس گل کی مہک چمن چمن ہے	کس نافہ کی بو ختن ختن ہے
کس مست کی تاک میں ہے نرگس	پھولی کیوں آج یاسمن ہے
کس غیرتِ گل کی آرزو میں	لالہ نسرین و نسترن ہے

بلبل ہے ترانہ سنج کس کا	طوطی کیون آج نغمہ زن ہے
یاقوت یہ سرخ رو ہے کس سے	کس دُر کی ضیا عدن عدن ہے
سو جان سے فدا ہی کسپہ مرجان	کس لعل کی ضو یمن یمن ہے
کسکا ہے زبان زبان ترانہ	نغمہ سنجی دہن دہن ہے
یہ کسکی ہے جا بجا منادی	کسکی شہرت وطن وطن ہے
عشرت عشرت کی دہوم گھر گھر	نغمہ نغمہ چمن چمن ہے
باہر جامہ سے گل ہین سارے	غنچہ غنچہ کھلا دہن ہے
پھولون نہین آج دل سماتا	کیون جسم پہ تنگ پیرہن ہے
وا عقدہ ہوا تو گل کھِلا یہہ	جشنِ گرہ شہِ دکن ہے
غنچون کو دیا صبا نے مژدہ	عشرت کدہ بنگیا چمن ہے
کلیان پھولی ہین گل سے کھلے ہین	خندان ایک ایک کا دہن ہے

ثنا خوان یہ چہکتے ہین بلبل
سوسن کی زبان یہ یہ سخن ہے

وہ مہر سپہر شہریاری
جلوہ افروز انجمن ہے

ہر گل مین جسکی عطر بیزی
نکہت جسکی چمن چمن ہے

جس گل کی شمیم مشکباری
تبت چین و ختا ختن ہے

گوہر یاقوت لعل و مرجان
یہ دُر سب پر ضیا فگن ہے

ادنیٰ حلقہ بگوش دل سے
کانِ زر و معدنِ عدن ہے

ماہ خورشید و ہفت کشور
جسکے بازو کا نورتن ہے

مستِ صہبائے شہریاری
اور ساقیِ بادۂ سخن ہے

جمشید حشم سکندر اختر
قلعہ شکن و اسد فگن ہے

باذل عادل سخی دلاور
سلطانِ زمانِ شہ زمن ہے

زیبندۂ انتظام ملکی۔
اور ناظمِ کشورِ سخن ہے

رشکِ خاقان و غیرتِ جم   رسم دل و حاتمِ زمن ہے

وہ کون شہِ نظام آصف   ظلِ سبحانِ ذوالمنن ہے

چارون اصحاب سایہ گستر   اور موردِ لطفِ پنجتن ہے

تاج و تختِ شہی کا مالک   سلطانِ قلمروِ دکن ہے

اللہ رے شہ سپہر شوکت   ہر نجم نثار انجمن ہے

ادنےٰ اعلےٰ گدا تونگر   سب کے لب پر یہی سخن ہے

ہو سالگرہ شہا مبارک   مذکور یہی دہن دہن ہے

سبکا ہے دعامین ایک مذہب   یکدل ہر شیخ و برہمن ہے

کعبہ و کنشت اور کلیسا   سب جا یہ دعا یہی سخن ہے

جب تک اِس کشورِ جہانمین   نقدِ مہ و مہر کا چلن ہے

رفعت پہ فلک فلک پہ اختر   اختر جب تک ضیا فگن ہے

دریا میں صدف صدف میں گوہر　　معمور گہر سے تا عدن ہے

جبتک نیسان سے ہر صدف کا　　موتی سے بھرا ہوا دہن ہے

جب تک ہے بیان قیس و لیلےٰ　　اور قصۂ عشق نل دمن ہے

افسانۂ یوسف و زلیخا　　ذکر شیرین و کوہ کن ہے

جبتک ہے ادائے نازنیان　　جبتک ہر بت میں بانکپن ہے

جبتک ہے نظر میں سحر سازی　　اور عشوۂ چشم پر فتن ہے

پھولا جبتک ہے باغ عالم　　جبتک نام گل و سمن ہے

جب تک سبزہ ہرا بھرا ہو　　جب تک گلزار کی پھبن ہے

جب تک سر سبز ہے صنوبر　　اور سرو سے زینت چمن ہے

جبتک ہے نوائے عندلیبان　　جب تک گل سرخ پیرہن ہے

طوطی قمری بھی اور پپیہا　　جب تک گلشن میں نغمہ زن ہے

سرسبز رہے یہ باغ آصف دولت | جب تک کہ گل و بہار چمن ہے
طرہ رہے زیب فرق شاہی | جب تک کہ [illegible] کی آمدن ہے
یارب رہے یہ چراغ روشن | جب تک کہ شعلۂ خورشید فلک ہے

دلؔ بھی شاہِ دکن کے حق میں
مصروف دعا بجان و تن ہے

گزرانیدہ

خانہ زاد نمک خوار موروثی

لقمان الدولہ

متخلص

بہ

دلؔ

ظل سبحانی حضور پر نور

چوتھا اڈریس کایستھ سبھا حیدرآباد دکن

واقع ملک پیٹھ ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ

بہ میر مجلسی راجہ راجان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر

جواب اڈریس

از اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی دام ملکہ

غزل مدحیہ

باہتمام ڈاکٹر پاشنکر سکرٹری
کایستھ سبھا حیدرآباد

میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہٗ و ادام اللہ سلطنتہٗ

اڈریس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحضور لامع النور عتبہ بوسان آستان فلک نشان ملجا ماواء غلامان مرجع و مآب شرف و افتخار خانہ زادان رستم دوران ارسطو زمان سلطان ابن سلطان اعلیٰحضرت قدر قدرت آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ فتح جنگ جی۔سی۔ایس۔آئی۔

ہم کالیستہ سبھا کے ممبر در دولت حضرت سکندر شوکت فریدون حشمت ظل سبحانی خلیفہ رحمانی

حضرت پیر و مرشد تینتیسوین سال کی سالگرہ کی مبارکباد ادا کرنے اور ازدیاد عمر و دولت و اقبال کی دعا دینے کے لئے حاضر ہوے ہین۔

الٰھی در جہان باشی بہ اقبال		جوان بخت و جوان دولت جوان سال

ہماری قومی سبھا کو زیر پر تو پادشاہ جمجاہ کے قایم ہو کر آج ۰ اسال کا عرصہ ہوتا ہے اس اثنا مین جو کچھ عنایات خسروانہ ہماری سبھا کے حال پر مبذول رہین اوس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اگر ہمارا ہر بن مو زبان ہو جائے تب بھی پورے طور پر سپاس و ستایش ممکن نہین۔ کوئی الفاظ انسانی لغات مین ایسی نہین پائے جاتے جس کے ذریعہ سے ہم ٹھیک ٹھیک اپنے مالک کی شکرگذاری ادا کر سکین صرف زبان قال سے شکریہ ادا کر دینا تو آسان ہے مگر ہمارا دل تو یہ چاہتا ہے کہ زبان حال سے نہ صرف

شکریہ ادا کرین بلکہ اپنے مالک کے قدمون پر نثار ہوجائین ہمارے
قومی سبہا کی غرض بالکل اپنے پادشاہ کے غرض کے بوجب
ہے۔ یعنے ہم جد وجہد کرتے ہین کہ ہماری قوم کی فضول لخرچی مسدود
ہوجاوے اور علوم وفنون اور حرفت اور دستکاری کو یوماً فیوماً
ترقی ہو۔ اور ہماری قوم کا ہر ایک فرد اس قابل بنے کہ اپنے
مالک کے خدمتون کو نہایت امانت اور وفاداری سے ادا
کرے۔ چنانچہ ہمارے قوم کے جو لوگ کہ اس وقت مختلف
سررشتہ جات مین مختلف عہدون اور خدمتون پہ مامور ہین ۔
اپنے فرایض کو جان نثاری کے ساتھ انجام دے رہے ہین
اور ہماری قوم کچھ آجکل سے اس در دولت پر جبہہ سا نہین ہین بلکہ
ہمکو اسبات کا بھی افتخار حاصل ہے کہ ہمارے آباء و اجداد

بھی نواب آصفجاہ نور اللہ مرقدہٗ کے عہد سے سلسلہ جان نثاری مین منسلک چلے آتے ہین۔

اب ہم اور ہمارے اعقاب جو آیندہ ہنوز دنیا مین آنے باقی ہین اسی آستانہ فیض نشان کے گرویدہ ہین اور رہینگے ہمارے پادشاہ کا عہد میمنت مہدوہ ہے کہ جس مین مختلف مذہب کے لوگ ایک ہی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین اور علیٰ ہذا رعایا کی وہ حالت ہے کہ بلا لحاظ کیش و ملت ہر اک اپنے مالک کے قدمون پر جان نثاری کے لئے متمنّی ہے۔

ہم جان نثار ہر آن مستعد ہین کہ جو حکم اپنے آقا سے ملے ہم اوس کی انجام وہی کو اپنا دین و ایمان تصوّر کرتے ہین جو اظہار

عقیدت اور جوش مسرت کہ اس وقت پبلک کے
جانب سے بباعث ہر دل عزیزی اس مبارک موقع پر ظاہر
ہو رہا ہے رعایا کے حلقہ مین ہر کسی حکمران یا فرماروا کو یہ حاصل
نہین ہو سکتا۔ پبلک کے طبقہ مین اپنے پادشاہ جمجاہ کے
نسبت ہر دل عزیزی کا ہونا اپنے پادشاہ کے معدلت اور
کریم النفسی اور بیدار مغزی کا بین ثبوت ہے۔ ہر شخص
حضرت پیر و مرشد بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کا والہ اور جان نثار
نظر آتا ہے۔ آخرین ہم اس ناچیز اڈریس کو بدعاے ترقی۔
عمر و دولت و اقبال ختم کرکے اپنے پیشو سے بصدق دل
التجا کرتے ہین کہ جب تک مہر و ماہ مین نور اور دریا مین پانی
اور پھولون مین بو اور موتی مین آب قایم ہے ہماری پادشاہ جمجاہ کو

ہمارے سر پر سلامت باکرامت رکھے اور حضرت پیر و مرشد
بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی۔
کے جان نثار خوش اور دشمن
پائمال اور خوار رہیں آمین ثم آمین۔ فقط

گذرانیدہ

ممبران کایستھ سبھا حیدرآباد۔

نقل

جواب اڈریس

ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ وادام اللہ سلطنتہ

از خداوند نعمت اعلیحضرت قدر قدرت سکندر شوکت دارا حشمت

مترشدہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ

ارکان کابستہ سبھا

جس جوش صداقت اور وفاداری سے تمنے میرے سالگرہ کی خوشی مین اڈرس دئے ہین اوس سے مین بہت خوش ہوا - اور اوس کی بہت قدر کرتا ہون -

ہندوستان کے تاریخ کے ورقون پہ اور یہان کے

مختلف المذاہب باشندونکی طرز معاشرت کی ضرورتونپر اگر غور
سے نظر ڈالی جائے۔ تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ہمیشہ
سے ہندو مسلمانون کی ترقی و ترفع حاصل کرنے کے لئے
ایک دوسرے کی معاونت اور باہمی میل جول لازم و ملزوم رہے ہین
علی الخصوص تمھارے قوم کایستہ کو ہمیشہ مسلمانون سے بحیثیت
ملازمت و میل جول۔ ایک عجیب طرح کا غیر منقطع تعلق۔
رہا ہے۔ اور اِس وقت تک ہے سلاطین مغلیہ کے دربارونمین
اور اسلامی ریاستون مین ہر زمانہ مین اس تمھاری قوم والون نے
مالی و انتظامی ذواتر کی ہر قسم کی ملازمتون مین بہت بڑا حصہ لیا
ہے اور اپنے حسن کارگذاری اور وفاداری کو اچھی طرح ثابت
کیا ہے۔ میری ریاست سے بھی جو تمھارے اہل قلم گروہ کو نسلاً

بعد نسل جیسے عمدہ تعلقات رہے ہین وہ ظاہر ہین اور مین ہمیشہ تمھارے مطیعانہ خدمات اور تعلقات کو نہایت وقعت اور مسرت کی نظر سے دیکھتا ہون - مین اپنے ممالک محروسہ کے ہندو مسلمانون کے باہمی تعلقات اور اتفاق کو بہت ہی پسند کرتا ہون اور اوس کو نہ صرف حسن انتظام کی بلکہ اپنی خوش نصیبی کی عمدہ دلیل سمجھتا ہون اور فرط مسرت سے جناب باری کا شکریہ کرتا ہون -

دولت وصف جو انسان مین ہو اوسکے آگے
ہیچ ہین لعل و گہر ہیچ ہین دینار و درم

خیر اندیش وفادار نکوکار جو ہون
سلطنت کی ہے بنا اونکے ہی دم سے محکم

نہین آسان ہے کچھ منصب قانون گوئی
حاصل ملک کی رکھین خبر بیش و کم

ہو اگر صدر محاسب متدین ہشیار
ساری رقمون سے نکہ بیش بہا ہے وہ رقم

خیر خواہی ہو کہ سرکار کی بدخواہی ہو
دونون مشہور ہوا کرتے ہین عالم عالم

نہین ٹلتا نہین ٹلتا کبھی نافذ ہو کر
حکم حاکم کا بھی ہی مثل قضائی مبرم

خیرخواہ اہل خزانہ بھی ہون و اہل حساب
متفق مثل زر و سکہ ہین یہ باہم

آرزو یہی تو ہین مجھسے ہو رعایا دل شاد
مجھپہ چھپا ہے خداوند تعالی کا کرم

یون نمکخوار بھی آقا کی محبت رکھتے
جیسے قالب مین ہی قلب اور ہی قلب مین دم

دیتے ہین اہل قلم کار ریاست انجام
شرط یہ ہے رہے ملحوظ دیانت ہر دم

اہل تدبیر کو حاجت نہو کیونکر آصف
خط تقدیر کے بھی واسطے ہی لوح و قلم

غزل مدحیہ گزرانیدہ راجہ راجان مہاراج آصف نواز ونت

المتخلص بہ رفعت

شاہ کی سالگرہ کا ہے یہ جشن عشرت
آج کیونکر نہو ہر شخص کے دلپر فرحت

روکش چین ہی یہی غیرت پیرس ہے یہی۔
آکے دیکھے کوئی اس ملک کی شان و شوکت

خیر خیرات کرین عیش کرین شاد رہین
ہے اسیواسطے سب اہل دکن کو رخصت

رات دن شاہ کو سب لوگ دعا دیتے ہین
اب نہین اور کسی بات کی انکو فرصت

عمر و اقبال بڑہے ملک بڑہے راج بڑہے
رات دن فضل خدا سے رہے بڑہتی دولت

ہر گلی کوچہ مین بازار مین کہتی ہی صبا۔
حیدرآباد مین ہر دم رہے عیش و عشرت

بات پر بات دھرے بیٹھے ہین بیکس ہو کر
دشمنون کی ترے سب ٹوٹ گئی ہی ہمت

باغ آصف رہے سرسبز جہان ہے جبتک
اور اوسپر رہے ہر وقت خدا کی رحمت

میر محبوب علیشاہ کی زیرِ نعلین۔
زندگی اپنی گذر جائیگی اچھی مرفعت

حضور پرنور دام سلطنتہ

پانچوان اڈریس واقع ملک پیٹھ

بتقریب جشن سالگرہ مبارک گذرانیدہ افواج باقاعدہ سرکار عالی

۴ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ

یہ خانہ زاد سب اہالیان فوج باقاعدہ کیطرف سے اعلیحضرت قدر قدرت

فریدون حشمت دارا شکوہ بہرام شکوت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کی

اس عنایت و سرفرازی کا شکیہ ادا کرتا ہے کہ نے براہ

خاوندی و سپاہ نوازی اس جلسہ مین رونق افروزی فرماکر

سب اہالیان فوج کی عزت افزائی فرمائی۔

یہ جلسہ تہنیت سالگرہ مبارک وہ جلسہ ہے جسکو اعلیحضرت کے

جان نثار سپاہ ۱۳۰۲ ہجری سے بکمال خوش دلی وخلوص قلبی ادا کرتے آئے ہین - مگر آجکا جلسہ جو ہمارا پندرہوان جلسہ ہے عجیب بخت یاور اپنے ساتھ لایا ہے کہ ہمارے خداوند نعمت آقائے نامدار بادشاہ جمجاہ نے بذات خاص رونق افروز ہوکر اسکا سر افتخار فلک الافلاک تک پہونچایا ہے -

۱۳۰۲ ہجری مین جسوقت کہ اول دفعہ اہالیان فوج نے یہہ جلسہ تہنیت سالگرہ مبارک برپا کیا اوسوقت گولکنڈہ بریگیڈ کا آغاز تھا - گولکنڈہ لانسر مین جسکو آج کے روز ہز ہائینس دی نظامس اون گولگنڈہ لانسر کے نام سے موسوم ہونیکا اعزاز حاصل ہے -

اوسوقت فقط ڈیڑہ سو جوان تھے - اور پلٹن قلعہ مین شاید چار کمپنی سے زیادہ کے پاس یونی فارم نہ تھا - ماہ مبارک ربیع الثانی کی

چھٹی تاریخ صبح کے وقت یہ چھوٹی فوج بہ تقریب تہنیت سالگرہ مبارک شاہی سلامی کے لئے پریڈ گرونڈ پر آراستہ و پیراستہ ہوئی اور کی ازدیاد عمر و دولت و اقبال کی دعا کے ساتھ (تری چیرز) کے نعروں کی آواز فوج مین ہر طرف بلند ہوئی۔ شام کو پریڈ گرونڈ پر اسپورٹس ہوئی اور انعام تقسیم کیے گئے۔ سنہ ۱۳۰۲ مین باقبال خداوندی گولکنڈہ برگیڈ کا تحملہ ہوا۔ تاریخ مقرر پر بڑی گرم جوشی کے ساتھ سالگرہ مبارک کی پریڈ ہوئی۔ اور اعلیحضرت قدر قدرت کی طرف سے مدار المہام سرکار عالی سر سالار جنگ ثانی پریڈ مین آئے۔ شاہی سلامی کی توپین چلین فیوڈی جلائے یعنے شادیانہ کے بندوقین سر ہوئین۔ تری چیرز کی صدا ہر جانب بلند ہوئی۔

سنہ ۱۳۰۴ ہجری مین رگیولر پولیس کو بھی بہ تقریب جشن سالگرہ مبارک

پریڈ کا حکم ہوا۔ اس سال یہ دونون فوجین علحدہ علحدہ اپنے

کمانڈرون کے ماتحت رگیولر ٹروپس آصف نگر مین اور گولکنڈہ

برگیڈ اپنے پریڈ گرونڈ پر شاہی سلامی بجالائے۔ مدارالمہام سرکار عالی

دونون فوجونکے سلامی مین یکے بعد دیگرے شریک ہوئے۔

بعدازان دونون فوجونکو سالگرہ مبارک کے پریڈ مین ایک جا

ہوکر سلامی دینیکا حکم ہوا۔ اسوقت سے آجتک تمام افواج باقاعدہ

سرکار عالی مین چھٹی ماہ مبارک ربیع الثانی کی صبحکو جشن تھنیت

سالگرہ مبارک کی پریڈ ادا کیجاتی ہے اور شام کو اسپورٹس

ہوتی ہین۔

حضور عالی یہ سال مبارک ہم اہالیان فوج کے لئے نہایت

خوشی اور اعزاز کا ہے کہ اعلیحضرت نے اپنی رونق افروزی سے

اپنے جان نثارونکو معزز فرمایا۔ جس خوشی اور اعزاز کی ہم لوگ

آپسمین ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہین۔ اور امید رکھتے

ہین کہ جس اعزاز کے ساتھ اعلحضرت نے اپنی رونق افروزی

سے آج ہمین سرفراز فرمایا ہے ہر سال اسیطرح اس اعزاز و

افتخار سے حضور پرنور اپنے جان نثارونکو معزز و مفتخر فرمایا کرینگے۔

حضور عالی آپ کا عہد مبارک روز افزون ترقی اور تھذیب

وشایستگی کا زمانہ ہے۔

خصوصًا ریاست دکن نے جو اسوقت ترقی کی ہے اگر اسکا پچھلے

زمانہ کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق معلوم

ہوگا۔ آپ کے تخت نشینی کا آفتاب جسوقت ملک دکن پر چمکا

تو اوسکی سیولیزیشن کی شعاؤن نے ملک کے انریڑا اور اکسٹیریر کو

مثل روز روشن کے منور کر دیا۔ اور تہذیب کی ترقی ملک کے
ہر ایک محکمہ اور ڈیپارٹمنٹ مین بلکہ گھر گھر پھیل گئی ہے۔ حضور پر نور کا
یہہ عہد مبارک تاریخ دکن مین نہایت فخر کے ساتھہ یادگار رہیگا۔
ملکی و مالی عدالت و کوتوالی۔ اہل قلم و اہل شمشیر۔ ہر علاقہ مین اصلاح
ہوئی۔ میونیسپالٹی آغاز کی گئی۔ راستونپر روشنی اور آب پاشی
شروع ہوئی۔ دواخانجات اور تعلیمات مین ترقی دی گئی۔ ریلوے
کی افزایش سے تجارت کو ترقی اور رعایا کو آسایش ملی۔ خاص بلدہ
اور چارمینار کے اطراف جو خون ہوا کرتے تھے شہر اور گلیون مین
جو تلوارین چلا کرتی تھین آپ کے عہد معدلت مہد مین وہ انتظام ہوا
کہ فتنہ و فساد بیخ و بنیاد سے جاتا رہا۔ مفسدونکا تمام و کمال استیصال
کیا گیا۔ ہر چند کہ فوج باقاعدہ کا آغاز اعلیحضرت کے تخت نشینی سے

چندے قبل ہوا لیکن یہ فوج اپنے ملک مین اُس اعزاز کی نظر
سے نہین دیکھی جاتی تھی جیسا کہ ایک مہذب فوج کو دیکھنا چاہیئے۔
جب اعلیحضرت قدر قدرت نے توجہ خاص فوج کے اصلاح کیطرف
مبذول فرمائی تو اوّل یہ اعزاز فوج کو بخشا گیا کہ حضور پرنور نے ۱۳۰۵ھ
مین افسران گولکنڈہ برگیڈ کی آنریری کرنلی قبول فرمائی۔ یہ وہ اعزاز
ہے کہ شاہ و شاہزادگان یورپ اپنی فوج کو بخشا کرتے ہین۔
چنانچہ ہِز رایل ہائنس پرنس آف ویلز مختلف چودہ رجمنٹون مین
کرنل ہین۔ اور ہر مواقع اور ہر انسپکشن کے وقت اُس رجمنٹ کا
یونی فارم پہنتے ہین۔ ہمارے بادشاہ جمجاہ عالم پناہ نے ۱۳۰۶ھ
مین گولکنڈہ لانسر کو یہ خطاب ہز ہائینس دی نظامس اون گولکنڈہ
لانسر کے مخاطب فرمایا۔ یہ نہ فقط گولکنڈہ لانسیر کیواسطے باعث

عزت وآبرو کا ہوا بلکہ سب فوج باقاعدہ کا سر افتخار فلک

ہفتمی کو پہونچا۔

حضور عالی۔ یہ امر مشہور ہے کہ جب خداوند عالم اپنے

بندگان خاص سے کسیکو برگزیدہ کرتا ہے تب اوسکو حکومت

اور بادشاہت عطا کرتا ہے۔ اور جب اوس بندہ خاص کو اور

نوازتا ہے تب اوسکو یہ تین صفتین بخشتا ہے۔ عدالت۔ سخاوت

شجاعت۔ ہمارے پادشاہ ظل اللہ جہان پناہ آصف جاہ کے

وجود باجود کو اللہ تعالے جل شانہٗ نے ان تمام صفتون کے

زیور سے آراستہ کیا ہے۔ عدالت۔ سخاوت۔ شجاعت

ان تینون نقطون مین پانچ پانچ حرف ہین جسطرح سے کہ آدمی کو

حواس خمسہ کی ضرورت ہے ہیطرح رئیس و ریاست کو۔ ان صفات

کی احتیاج ہے۔ اول عدالت عین سے عدل (دال) سے
دلداری رعایا (الف) سے (امن وامان) لام سے لطف و کرم
(ت) سے تحمل وبردباری یہ سب صفات ہمارے بادشاہ
مین موجود ہین۔ سخاوت ہمارے حضور پرنور کی شہرۂ آفاق اور
اظہر من الشمس ہے شجاعت مین (شین) سے شہسواری
(جیم) سے جمعیت خاطر۔ (الف) سے استقلال (عین) سے
عزم۔ اور (ت) سے تدبیر اللہ تعالی جلشانہ نے اپنی عنایت بے
نہایت سے ہمارے حضور پرنور کو ان تمام خوبیونکا مجموعہ بنایا ہے۔
حضور کی شہسواری نہ فقط اس ملک مین بلکہ تمام یورپ مین مشہور
ہے فن سپہگری اور تفنگ اندازی مین اعلحضرت یکتائے زمانہ
ہین۔ ٹنٹ لک انگ مین حاضرین نے اکثر دیکھا ہوگا۔ کہ

ایک بحالہ یہ اعلحضرت تین منٹین متواتر لیتے ہین۔ تفنگ اندازی

مین بڑے بڑے ناموریورپین نشانہ اندازونسے اعلیحضرت

سبقت لے گئے ہین روپیہ پھینکے گولی سے اوڑانا حضور پر نور۔

کے سامنے ایک ادنے بات ہے جمعیت خاطر و استقلال کی

ایک معمولی مثال مین گزارش کرتا ہون جسکو مین نے بارہا بچشم خود

دیکھا ہے یعنی جنگل مین شیر کے شکار کے وقت زخمی شیر

کے سامنے حضور پر نور کو ایسی جمعیت خاطر و استقلال سے دیکھا

ہے کہ جیسی اسوقت جلسہ مبارک مین دلجمعی و اطمینان سے رونق افروز

ہین۔

حضور عالی۔ اس جشن سالگرہ مبارک مین سب اہالیان فوج

کیطرف سے مجھے جو اسوقت اڈریس پیش کرنیکا افتخار حاصل ہے

دا۔ تسکے مین ایک بڑا فصیح اوربلیغ اوراعلی درجہ کا مقرراورگویا ہوتا۔ تاکہ اس جوش دلی اورخلوص قلبی سے جوکہ اسوقت میرے دلمین موجزن ہے تمام مضامین کونہایت فصاحت اوربلاغت سے اداکرتا۔ لیکن نہ مین فصیح نہ اسپیکرنہ اوریٹر اس لئے ممکن ہے کہ یہ مضمون جومین سرکارعالی کی فوج باقاعدہ کیطرف سے گزارش کررہا ہون عذب البیانی اورشیرین کلامی مین دوسرے اڈریسون سے جوگزرانتے گئے ہون کم ہو۔

لیکن دراصل اصول اڈریس کا جواظہارجوش وفاداری واطاعت شعاری ہے اسمین ہم جان نثارونکو سب سے زیادہ اعزاز حاصل ہے کیونکہ سپاہ کی خاص ڈیوٹی اوراوسکا فرض منصبی ہے کہ اپنے مالک پرہروقت وہرلحظہ جان نثار رہین اور اپنے

خداوند نعمت کے قدموں پر جان نثاری کرنا سعادت دارین سمجھیں آخر
میں ہم سب جان نثار اپنے جوش دلی کے ساتھ حضور پرنور کی عمر و
دولت و اقبال و صحت کے لئے بارگاہ ذوالجلال میں دعا کرتے
ہیں خداوند عالم اپنے حبیب پاک کے تصدق سے ہمارے
حضور پرنور کی عمر و دولت و اقبال میں ترقی دے اور حضور پرنور کے
خواہان دولت مسرور اور اعدا نامراد و مقہور رہیں۔

این دعا از ما و از جملہ جہان آمین باد

حضور پُر نور دام سلطنتہ

اسپیچ اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی مدظلہ العالی

درجلسہ جشن سالگرہ مبارک

اے میرے جان نثار فوج والو

مجھے تمھاری وفادارانہ اڈریس لینے مین نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ تمھارے افسرون کے فیالینگز کے اظہار صداقت کی بھی مین بہت قدر کرتا ہون۔ اسوقت میری خوشی ایک خاص قسم کی ہے جسکی تصریح ٹھیک طور سے الفاظ مین نہین کیجا سکتی۔ میری موجودہ خوشی اوس قبیل کی ہے جو ہر اہل فن کو اپنے فن کے

مشاقونکے ساتھ کوئی دلچسپی کا کام کرنے یا دیکھنے میں حاصل
ہوتی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ فن سپاہ گری میرے آباؤ اجداد
کی میراث ہے۔ پس جب تمکو میں اس معزز فن میں ترقی کرتے
دیکھتا ہون۔ اور اس ترقی کے نمایان آثار تمھاری قواعد و اسپورٹس
میں پاتا ہون۔ تو فرط مسرت سے میرے دلمیں یہ جوش پیدا
ہوتا ہے۔ کہ میں بھی تمھارے ساتھ شریک ہو کر محظوظ ہون۔
اور زبانی بیان کے علاوہ تمھارے اسپورٹس میں شامل ہو کر
تم پر عملی طور سے اس امر کو حالی کرون۔ کہ مین تمھارے فن کو کس
وقعت کی نظرون سے دیکھتا ہون۔ اور تمھاری ترقی اور وفاداری
کی کس درجہ قدر کرتا ہون۔
اور اسقدردانی کے اظہار کے لئے میں نے بہت خوشی کے

ساتھ گولکنڈہ برگیڈ کی انریری کرنلی قبول کی۔ اور گولکنڈہ لانسرز کو

اپنے نام سے موسوم کرنی کی اجازت دی۔ اور اب تمھارے

اسپورٹس مین شریک ہوکر نہایت محظوظ ہوا۔

تمکو یاد ہوگا کہ سب سے پہلے مین نے تحریک کی تھی۔ کہ جناب

مکرمت مآب قیصر ہند سلمہا اللہ تعالے لیے جن کا مین تاریخی دوست ہون

اُنکی تائید مین میری تلوار اور میری فوج (اگر وقت آجائے تو) اپنی صداقت

شعاری بخوبی ظاہر کر سکے۔ اور اس تحریک کا خوش اسلوب نتیجہ یہ ہوا

کہ ہندوستان مین چوطرف امپیریل سرویس ٹرویس قایم ہوگئی۔

اور مجھے آج اس امر کے مشاہدہ سے بہت خوشی حاصل ہوتی۔

کہ میری امپیریل سرویس ٹرویس بفضلہ تعالے اپنی فوجی تہذیب و

شایستگی مین ایسی ترقی کر رہی ہے۔ کہ جس سے اسکے قیام کا

اصل منشاء عند الموقع حاصل ہونیکی امید قوی کیجا سکتی ہے۔
افسر الدولہ بہادر۔ تم نے اس اڈریس مین اپنی لائیلٹی کے اظہار کیلئے
چند الفاظ کے حروف سے متفرق معنے نکالے ہین۔ ان کے سننے
سے مجھے اپنا ایک شعر یاد آیا ؎

اسی اجمال کی تفصیل ہے دفتر دفتر
چار حرفون کے سوا اور تو قسمت مین نہین

اس سے میرا منشا یہ ہے کہ ہر شخص کی قسمت مین جو کچھ کاتب حقیقی۔
نے لکھا ہے وہی ظاہر ہوتا ہے۔ نہ کم نہ زیادہ۔ پس جو کچھ کہ مجھکو
خدائے تعالے نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے جسکا مین ہر لحظہ
شکر گزار ہون ؎

مجھسے ناچیز کو اک چیز بنایا اوسنے	شکر اللہ کرتا ہے یہ آصف ہر دم

اسکو میری عزیز رعایا بوفور محبت میاگنی فلنیگ گلاسس سے
دیکھتی ہے۔ لیکن مین تم سب کے لئے خدا سے ایسی قسمت عطا کئے
جانے کی دعا کرتا ہوں جس کے لکھے ق سے تمکو ہر طرح کی قوت بدلی
والی حاصل ہے اور تم مین بس سے سلیقہ ایسا پیدا ہو جائے کہ
تم سے محبت اور ملاپ آپس مین ایک دوسرے سے
اور رعایا سے رکھو تاکہ تم سب ت سے ترقی ہر قسم کی حاصل کرو

قطعہ

ای جان نثار فوج ظفر موج شکر ہے	جوہر ہین تم مین صورت شمشیر آبدار
رخ رخ سے مرد مرد کی مردانگی عیان	رگ رگ سے فرد فرد کی جرت ہے آشکار
ایسے سپاہیونکی سپاہی کو قدر ہے	تعریف کیون نہ آئے مرے لب پہ بار بار
فن سپہگری میری میراث جد کی ہے	اسمین میرا نام ہو اس سے ہے افتخار

عزت تمھاری ہی وہ میری عین آبرو — رکھا ہے سر پہ بزرگون نے تمکو بصد وقار

سرکار دونون رکھتے ہین باہم جو اتحاد — یہ دوستی ہے سارے زمانے پر آشکار

مجھکو نہین دریغ کبھی جان و مال سے — جانینگی اور جانتے ہین اہل روزگار

اے اہل فوج دل سے اطاعت وہ تم کرو — سمجھین جناب قیصر ہند اپنا جان نثار

تم خیرخواہ دولت برطانیہ رہو — اس سے ہی کامگار رہو اس سے ہی نامدار

تا زندگی کرین گے اطاعت بجان و دل — جو ہین نمک حلال سپاہی وفا شعار

طاعت کے بعد جو ہے اطاعت کا پائے بند — دنیا و دین مین وہ نہ کبھی ہوگا شرمسار

ماتحت مانے حاکم اعلے کے حکم کو — یون اہل روزگار کی ہو طرز روزگار

مالک سے کام رکھے نہ رکھے کسی سے کام — اوسکا اسیمین نفع اسیمین ہے افتخار

لغزش نہو وگرنہ گریگا وہ سر کے بل — تھامی رہے عنان اطاعت کو استوار

اسکو بھی ہو یقین عنایت اسیطرح — سرکار کو ہے جیسے سپاہی کا اعتبار

گر قاعدہ سے ہو تو قواعد بہ چیز ہے / کرتی ہے اسکی مشق پیادہ کو شہسوار

اچھے پیادے ہوں چست ہیں کام ہوں درست / محنت سے ہے جو جیالے سپاہی زنہار

کاہل وجود ہو کے نہ غفلت کرے کبھی / ہردم ہو کیل کانٹے سے اپنے وہ ہوشیار

یہ بات ہے ضرور سپاہی کیواسطے / کب مستقل مزاج کو ہوتا ہے انتشار

مردونکا نام صفحۂ ہستی پہ رہ گیا / افسانۂ تہمتن و بیژن ہے یادگار

جو ہیں جری شجاع وہ ابتک ہیں نامور / شہرت پذیر سارے جہانمین ہے اونکا کار

کیسا علم[۱] ہے حضرتِ عباس کا علم / نامی ہے کیسی حیدرِ صفدر کی ذوالفقار

آصف ہزار شکر ہے پروردگار کا / دی مجھکو ایسی فوج وفادار و جان نثار

---

[۱] یہان عَلَم کے معنے مشہور کے ہین ۱۲ منہ

چھٹا اڈریس منجانب ملازمان صرفخاص واقع ملک پٹیہ

۴ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ

اڈریس گزرانیدہ ملازمان صرف خاص بشرف ملاحظہ بادشاہ رعایا پرور

معدلت گستر رستم دوران ارسطوے زمان حاتم سخا یوسف لقا

خداوند نعمت سلیمان شوکت فریدون حشمت دارا دولت سکندر صولت

فلاطون فطنت ہمایون ہمت فلک رفعت اوج ملک فوج اعلیحضرت قدر قدرت

جی۔سی۔ایس۔آئی۔سیر آراے سلطنت دکن مدظلہ العالی المتعالی۔

الی طول الزمن۔ خدا کو سجود نبی پر درود۔ الحمد للہ

آج وہ دن ہے کہ عابد بھی کریں بادہ کشی
زاہدِ توبہ شکن ہنسکے لگالیں ساغر

آج وہ دن ہے کہ سب ملکے کریں عیش و نشاط
ناچ اور رنگ سے باقی نہ رہے کوئی گھر

آج وہ دن ہے کہ دلمیں نہ رہی غم کی گرہ
باغ میں صبا دتو کھلجائیں غنچہ دل کی بھی سر

آصفِ جاہ کی ہے سالگرہ کی شادی
دن یہ اچھا یہ گھڑی نیک یہ ساعت بہتر

عمر و اقبال فزون ہو یہ دعا کرتی ہے
وا فلک سے ہوئے ابوابِ اجابت یکسر

اے ہمارے شاہ عالم پناہ ظل اللہ فلک بارگاہ ہم جان نثارانِ قدیم در دولت جو بشرف ملازمت صرف خاص مشرف ہیں بارگاہ عالیجاہ حضرت ظل سبحانی میں یہ اڈریس پیش کرنیکا فخر حاصل کرتے ہیں۔ اس مبارک و مسعود موقعہ پر جبکہ پیر و مرشد ظل سبحانی نے بتقریب ہمایون جشن سالگرہ مبارک اِس جلسہ میں جو خانہ زادان صادق الاعتقاد کے اہتمام سے قایم کیا گیا ہے اپنے قدوم فیض لزوم سے زینت

بخشکر اوسکو روکشِ روضہ رضوان وغیرت دہِ بوستانِ جنان بنایا ہے اور خانہ زادان وفاپیشہ وجان نثاران اطاعت شیوہ کے فراق اعتبار کو فلک الافلاک عزت اور سدرۃ المنتہاے وقعت تک پہنچایا ہے۔ اِس اڈریس کے ذریعہ نہایت ادب وعجز سے اِس تقریب میمنت زیب کے مبارکباد ادا کرتے ہین اور اس ارادت وعقیدت کے اظہار کرنے کا شرف پاتے ہین جو مدت سے ہم خانہ زادون کے دل مین جان کے طرح متمکن اور ایمان کی طرح متیقن ہے۔ اے ہمارے آقاے نامدار اے ہمارے ولی نعم گردون وقار اِس ناچیز رعایا کو جو محبت وارادت حضور سے ہے وہ کچھ نمایشی اور خوشامدانہ نہین ہے اور نہ آج ہی ہمکو یہ عزت حاصل ہے بلکہ نہایت سچے دل سے و خالص نیت سے اَبًا عن جدٍ بزرگون کی بیش بہا ملی ہوئی میراث مین یہ دولت جان نثاری

وفرمانبرداری شامل ہے جسکو ہم اپنے دل مین محبت خدا کی طرح محفوظ رکھتے ہین اور نہایت وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین اے ہمارے بادشاہ اے ہمارے دین ودنیا کے پناہ اسوقت زیر سایہ ظل خدا ہم نظارہ انوار شمس معدلت وَاَضواءِ بدرِ نصفت بمصداق وُجُوہٌ یَّومَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ اون عیون وبصیرت سے کررہے ہین جو خود حضرت کے تجلیات ظل الٰہی سے منور ہین ہمارے قلب محل مصحف ایمان شاہ ہین کہ واللہ ظل خدا کا لقب ہمارے ہی بادشاہ کے شایان ہے ہم جتنے جان نثار اسوقت حاضر ہین اور اپنے اپنے مقام پر نزدیک ودور ہین اعتراف کرتے ہین کہ ہمارے بادشاہ اعلیحضرت وہی بے بہا نعمت ہین جسکے ذکر وشکر کا خداوند تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے اور کلام ربانی مین یہ فرمان آیا ہے اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ

وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ترجمعہ ظاہر الفاظ کا یہ ہے کہ اطاعت کرو تم اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور تمھارے مین جو حاکم ہو۔ پس بحکم خدا ہم اپنے آقا کی فرمان برداری اور جان نثاری و خیر خواہی مین ہمیشہ حاضر ہین اگر اوسکا سر مو خلاف ہوا تو جرم نافرمانی حکم خدا صاف ظاہر ہوا جب خدا کی نافرمانی کی تو نہ ہمارا دین و ایمان صادق رہا نہ کوئی بشر عزت و قعت کے لایق رہا۔ ایسی حالت مین خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کے مصداق ہوے آباے علوی و امہات سفلی سے عاق ہوے۔

اِس موقعہ پر یہ عرض کرنا بھی بیجا نہو گا کہ حضرت ظل سبحانی کی ولادت باسعادت اور تاریخ جلوہ افروزی مسند ریاست کو دیکھا جاے تو یہہ ثابت ہے کہ مسند آرائی کے زمانہ سعادت بیانہ مین حضرت ظل الٰہی کے سن مبارک کا اکیسوان مہینہ تھا اور آج زمانہ حکمرانی کا اکیسوان سال ہے

پھر تاریخ مسند آرائی کو زمانہ حکمرانی سے ملایا جائے تو سولھوان سال تھا
اور آج اس سال گرہ مبارک کی تاریخ مین بھی فرمانفرمائی کا سولھوان سال ہے
اس (۱۶) سال کی مدت مین حضرت اقدس نے ہر محل و ہر موقعہ پر جو
انتظامات ریاست فرمائے ہم نواب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند
جناب لارڈ رپن جیسے مدبر و تجربہ کار کے اسپیچ کے نتائج کو دیکھتے ہین
جنہون نے حضرت کے جشن حکمرانی کے وقت بیان کیا تھا اوراوسکے
ساتھ اس قلیل مدت انتظام کو ملاتے ہین تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ دنیا
کے حکمرانون مین اوسکے نتائج کے مصداق مین حضرت ہی آپ اپنی نظیر
ہین اور خصوص جب اوس اسپیچ کا یہ فقرہ پڑھتے ہین کہ (آپ کی حکمرانی
مین اس بات کا پیدا کرنا ہے کہ جسقدر زمانہ گذرتا جائے اوسیقدر رعایا کو آپ سے
سچی محبت پیدا ہوتی جائے) اور اوسکے ساتھ اس ۱۶ سالہ عہد حکمرانی کو

نتائج پر غور کرتے ہین اور رعایا کے ہر روز ہر ماہ ہر سال مین محبت اور
وفاداری کی زیادتی اپنے بادشاہ جہان پناہ کے ساتھ جو تمام دنیا کے
نظارون مین جلوہ افروز ہی پاتے ہین تو اوس مسعود ساعت پر ہمکو فخر ہے
اور اس محمود نتیجہ پر ہمکو ناز۔
انسان تو اشرف المخلوقات ہے لیپنے عقل و تدبیر سے ہر کام کو انجام دیکیا
ہے اتفاق باہمی اور اطاعت پادشاہِ وقت ایسا امر لازمی ہی کہ انسان کی
کوئی تدبیر بدون اسکے ہرگز حد کمال اور نتایج نیک اعمال کو نہین پھونچ سکتی۔
جہانتک اس مسئلہ پر غور کیا گیا تو ثابت ہوا کہ یہ اتفاق باہمی اور اطاعت
حاکم ایک فطرتی شئے دلپذیر ہے۔ خدائے یکتا کا ہزار شکر کہ ہمارے
خضر راہِ ہدایت رہنمائے طریق سعادت یعنی اعلیحضرت کے طفیل پرورش
وعنایت سے ہم لوگون مین بھی باہم وہی پسندیدہ اتفاق ہے۔ اور

ہر دل اپنے ولی نعم پر جان نثاری کا مشتاق ہے جبکہ
اعلحضرت نے ہمارے آسایش دوام و امن و ارام کے لئے
مجموعہ سنگین محنت و افکار کا بار اپنی ذات خجستہ صفات پر اُٹھایا ہے
اور سوا کروڑ بندگانِ خدا اور ہم غلامانِ باوفا کو بیفکر و تردد اپنے خوان
نعمت سے رزق شایان اور اپنی معدلت سے امن و امان عطا
فرمایا ہے تو پھر کیون نہ اپنے جانون کو حضرت پر نثار کر کے جان
نثاری کے بہترین خطاب کا بین ثبوت دین۔ ایسے ہی بادشاہ
قالب سلطنت کی روح سمجھے جاتے ہین ایسے ہی فرمانروا
ظل اللہ کہلاتے ہین جسطرح نفس ناطقۂ انسانی کو جسم سے تعلق اور
وہ انتظام جسمانی مین مصروف رہتا ہے اسیطرح ایک قومی بادشاہ
جیسے ہمارے اعلحضرت ہین انتظام مہام سلطنت مین مصروف

رہتے ہین جیسا کہ طبیعت انسان کو بعض اوقات امراض لاحقہ کے
دفعیہ کی فکر دامنگیر ہوتی ہے اسیطرح بادشاہون کو علاج المرض سلطنت
کے لئے فکر و تدبیر ہوتی ہے۔ کوئی قوم یا کسی ملک کے ترقی کے
اسباب اگر دیکھے جائین یہی دو امر پاے جاتے ہین ایک یہ کہ۔
حاکم کا طرز عمل و حکم مدبرانہ ایسے اصول پر مبنی ہو جس سے رفاہ عام
اور امن و امان کا قیام پایا جاے۔ ہمارے ہی حضرت کے عہد مین ہر
قوم و ملت کے لوگ آزادی سے بسر کرتے ہین اور ہزارون ویرانہ
و جنگل مین لاکھون روپیہ خلایق نے صرف کیا اور عمارتین تیار
کین جس سے پوری دلیل ثابت ہے کہ کس قدر اطمینان اور امن و
امان کو یہان یوماً فیوماً ترقی ہے۔ کہ ویرانہ اور جنگل شہر کا نمونہ
دکھاے دیتے ہین۔ دوسرا یہ کہ قوم و رعیت کے جانب سے تعمیل

احکام حاکم باتفاق وطیبِ خاطر بخوشنودی باطن و ظاہر ظہور مین آئی
اسکی تصدیق اکثر اوقات یہان ہوتی گئی چنانچہ رعایاے دکن کے
ان حالات سے نظر کرتے کہ بلحاظ ممالک مین قوانین وضوابط کے
واقف نہونے اور خلاف عادات احکام کو مکروہ اور قانون کی نظام
سختی کو داروے تلخ کی طرح ناگوار احساس کرنے سے ابتدا
وہان کی رعایا کی جانب سے اوس قانون کے پیش رفت وتعمیل
مین مزاحمت ودقتین لاحق ہوئین - اور یہان رعایا ہر ایسے حکم کی
تعمیل اور قوانین وضوابط کے نفاذ مین کسیطرح مزاحم ومخل نہوئی بلکہ
بخوشی تمام قبول کی - لہذا یہ امر قبول کیا جاتا ہے کہ یہان کی رعایا
اپنے مالک کی بے انتہا مطیع وفرمانبردار اور وفادار ہے اور پورا
بھروسہ اپنے مالک کے انتظام پر رکھتی ہے - جسکا کسیطرح اندازہ

نہین ہوسکتا۔ اسمین کچھ شک نہین کہ حضرت ظل الٰہی وجناب خلافت پناہی کی ہمت۔ ملکی رفاہ۔ ملکی آسایش ملکی ترقی۔ ملکی سرسبزی۔ ملکی آبادی کی طرف بدل مصروف ہے جسکے روشن آثار دنیا کے سامنے شاہد عادل موجود ہین۔ اس عام رعایا پروری مین خاص ملک دکن کے قدیم سوا کروڑ رعایا ہی ممتاز اور سرفراز نہین ہے بلکہ جب ہم مردم شماری کے تختہ پر نظر ڈالتے ہین تو ہمین ناز کے ساتھ یہ دعوے کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے ظل اللہ کی امن پسند حکمرانی اور ہمارے جہان پناہ کے امان طلب بادشاہت کا شہرہ دور دراز ممالک کے رہنے والون کو بھی گرویدۂ مرحمت بنایا ہے۔ جو اس تھوڑے زمانہ مین ممالک یورپ وایشیا وغیرہ سے ہر قوم ہر ملت کے اور ہر پیشہ اور ہر کمال اور ہر فن کے

لوگ زائدازپچاس ہزار اپنے موروثی مولد و وطن کو خیرباد کہکے حضرت
ظل آلہی کے ملک کو مسکن بنائے ہین اور سب کے سب عزت و
آبرو اور دولت و ثروت و آرام و راحت کے ساتھ خدام عالی کے
سایۂ عاطفت مین پرورش پا رہے ہین۔
اس موقعہ جشن سالگرہ مبارک مین کافہ انام جملہ خاص و عام یعنی عالم و جاہل
امیر و فقیر ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ پارسی۔ دیسی۔ پردیسی۔ نے
علی الاعلان بیخودانہ جوش طبیعت سے اپنی خوشحالی کو آشکار اور مسرت کا
اظہار کیا۔ اس عام خوشدلی نے ثابت کردیا کہ ملک دکن کی خوش قسمتی
سے یہ دونون امر میسر ہین یعنی بادشاہ عدل پرور ہے اور اوسکی رعایا
بجان و دل اوسکی نثار اور فرمانبردار۔
ہم دیکھتے ہین کہ حضرت کے تصفیئہ تدابیر سے گلزار دکن ہمیشہ سرسبز

وشاداب اورالوان توجہ سے چمن سلطنت گلزار ہے۔ رائحۂ انتظام سے
دماغ ملک وملت معطر آبیاری عدل وداد سے شجر دولت مثمر وبارور۔
قاعدہ ہے کہ جو عمل بے ریا ہوتا ہے اوسمین نمایش نہین ہوتی ہمارے
اعلیحضرت ظل اللہ ہین اونکو کسی نمایش کی ضرورت نہین ہر کام اون کا
بے ریب وریا خاص براے امن وآسایش بندگان خدا ہوتا ہی۔ اسلئے
چمن سلطنت نتائج ثمرات نیک سے جلوہ نما ہوتا ہے۔ ہمارے ہی
آقاے عالی تبار کے۔ اس عہد مبارک حکمرانی شانزدہ سالہ مین چار
ویسراے بہادر سلطنت ہند ہر ایک اپنے زمانہ حکومت مین یکے
بعد دیگرے۔ اور دو شہزادہ جلیل القدر معزز خاندان شاہی علیا جنابہ ملکۂ
قیصرہ ہند ادام اللہ اقبالہا واجلالہا تشریف فرماے حیدرآباد دکن ہو
ہوکر بخوشی وخرمی تمام مراجعت فرماے۔

ہمیشہ دیکھا اور سنا گیا ہے کہ بادشاہ صرف اصول انتظامات اور کلیات مہام پر نظر غور فرماتے ہین۔

ہمارے اعلیحضرت نہ صرف انتظام کلیات مہام پر نظر فرماتے ہین بلکہ بذات خاص ہر کام کے کامل نتایج کو بھی ملاحظہ مین لاتے ہین۔ کیبنٹ کونسل کی کارروائی کی رپورٹین حضرت کے ملاحظہ مین پیش ہوتی ہین اور اختلافی مسائل کا فیصلہ اعلیحضرت بذات خاص فرماتے ہین۔ امراے جلیل کے باہمی تنازع کا فیصلہ حضرت ہی کے ذات تقدس سمات سے متعلق ہے الغرض حضرت کے در دولت سے امیر و غریب صغیر و کبیر مستفید و بہرہ ور اور ہر محتاج و فقیر باب عالی پر باریاب و فیضان داد و دہش سے کامیاب و تونگر ہوتا ہے۔ ہر مستغیث اپنی داد کو ہر مستمند اپنی مراد کو پہونچتا ہے۔ پیر و مرشد کے مدبرانہ حکمرانی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ

حضرت نے سوا کروڑ رعایا مختلف المذاہب کو جو آزادانہ بسر کرتے ہین اپنے
حسن جہانبانی کا والہ وشیدا بنالیا ہے۔ جو حضرت کے فرق مبارک پہ
سے اپنی جان ومال واولاد کو تصدق ونثار کرنے اپنا فخر جانتے ہین اور
ہر سر موے زبان شکر گزار ہے ہم سب غلامان وجان نثاران صرفخاص
بھی بحیثیت رعایا عموماً مساوی ہین۔ مگر خانہ زادان صرف خاص کو بتصدق
قربت نعلین مبارک جو شرف خاص حاصل ہے اورکسیکو نہین جس صیغہ سے
معزز ارکان خاندان شاہی بفارغ البالی وخوشحالی پرورش پاتے ہین
ہم سب جان نثارون کو بھی اعلیحضرت اوسی صیغہ سے علی قدر مراتب
پرورش فرماتے ہین بہ نسبت دوسرے صیغہ جات کے ملازمین کے
ہمارے عروج طالع نے یہ اختصاص خاص حاصل کیا ہے کہ حضرت نے
اپنے خانہ زادان خاص مین ہمکو شامل فرمایا ہے اسکے علاوہ اور ہزارون

طرح کی پرورشات ہین چنانچہ اس صیغہ مین ہیوگان گھر بیٹھے پرورش
پاتے ہین بہت سے مفلس محتاج اور یتیم بچے اور وظیفہ خوار آسایش
وآرام سے روٹیان کھاتے ہین

اگرچہ بادشاہان سلف کے وقت مین اِس صیغہ صرف خاص کی
ترقی ہوئی مگر ہمارے خداوند نعمت کے عہد معدلت مہد مین جسقدر
تہذیب و آراستگی کی تکمیل ہوئی اوسکے معائنہ سے ہم بدل و
جان کہہ سکتے ہین کہ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَلَا تَنْقُصْ ۔ اس علاقہ
مین جتنے صیغے جو ایک مہذب سلطنت کو درکار ہین سب موجود
ہین یعنی ۔ عدالت ۔ مال ۔ تعمیرات ۔ طبابت ۔ صفائی ۔ تعلیمات
فوج ۔ پولیس ۔ محاسبی ۔ منصب ۔ وظیفہ ۔ انعام ۔ اوقاف وغیرہ
وغیرہ ۔ ان سب صیغہ جات کی نگرانی علاوہ انتظام امور سلطنت کے

حضرت ہی کی ذات خاص پر ہے اور توجہ خسروانہ سے سب کام کا انتظام بخوبی جلوہ گر ہے۔

الحاصل جسقدر نعم آلہی اور مراحم شاہنشاہی ہمیرمبذول ہین اوسکے اظہار کے لئے زبان ناتوان قاصر ہے اور قلم زبان متعذر اب بحکم

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

بعد ذکر مختصر متذکرہ ادائی شکر واجب اور ختم اس اڈریس کا فقرات دعائیہ پر مناسب۔

الٰہی تو اپنے اس سایہ رحمت کو تا قیام شمس و قمر ہمارے سر پر قائم رکھ۔ اے خدائے دوجہان آفرینندۂ زمین و آسمان دہندۂ تخت و تاج ہمارے بادشاہ عالی وقار ہمارے آقائے بلند تبار ہمارے ولی نعمت والی ملک و ملت اعلیحضرت قدر قدرت

فلک رتبت کو تا دوران سپہر سلطنت پر کامران اور مملکت دکن اس خسرو عادل و باذل کے زیر فرمان رکھ۔ اور اس جشن سالگرہ کو مانند عمر خضر و مسیح سال اقبال جاودان رکھ۔ الٰہی ہمیشہ ستارۂ اقبال و اجلال ہمارے بادشاہ رعایا پرور انصاف گستر کا یوماً فیوماً عروج پر رہے۔ اور جو بدخواہ اعلیحضرت و سلطنت ہو وہ ہمیشہ آتش قہر ایزدی میں خاکستر رہے۔ آمین ثم آمین ثم آمین۔

قطعہ

جلوہ گر چرخ پہ جبتک ہے یہ خورشید و ماہ
شاد و آباد رہے تا بہ ابد یا اللہ

شاہ کی جتنی مرادیں ہوں بر آئیں دلخواہ
خسرو ملک دکن بادشہ ظل اللہ

میر محبوب علیخان نظام آصف جاہ
ربِّ تمکینہ

نقل اسپیچ اقدس بجواب اڈریس ملازمین صرف خاص

۴ ہ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ ہجری

میرے خاص وفادار ملازمین۔

جب تم سبھون نے یہ جلسہ کر کے مجھے اڈریس دینے کی خواہش ظاہر کی۔ تو مین تمھارے محبتانہ خواہش کو پورا کرنا اس خیال سے مناسب سمجھا کہ تمکو میرے سالگرہ کی خوشیان منانے کا دوہرا حق حاصل ہے۔ کیونکہ تم مین اکثر نہ صرف میری رعایا ہو۔ بلکہ میرے ملازمین بھی ہو۔ اور بھی ایسے ملازمین جنکو زیادہ تر خاص مجھسے تعلق ہے۔ اور نیز تم مین اکثر ایسے ہین جنکے اباواجداد کو میرے بزرگون کے ساتھ ایسی ہی

خیرخواہی و عقیدت رہی جیسے کہ (مجھے یقین ہے) تمکو میرے ساتھ
ہے۔ اِس تمھاری خوشی اور جوش صداقت کو دیکھکر مین بہت
ہی خوش ہوا۔ کیونکہ ہر انسان مین ایک خلقی عادت ہے کہ
جب وہ اپنے آس پاس رہنے والون کو خوش دیکھتا ہے۔ تو
خود بھی خوش ہوجاتا ہے۔ اور یہ امر لازم و ملزوم ہے کہ خوش
رکھو خوش رہو تمنے اپنے اڈریس مین نواب ویسرائے بہادر کی
ایک اسپیچ کا ذکر کیا ہے جسمین انھون نے اپنی امید قوی ظاہر کی
تھی کہ میری عہد حکومت مین میرے رعایا کی وفاداری اور رضامندی
روز افزون ہوگی۔ اور میری بھی اسوقت یہی امید تھی اور اس
سالگرہ کے جلسون سے جوش صداقت سے بخوبی ثابت ہوگیا
(اور محل شکر ہے) کہ خدائے ذوالجلال نے اپنے فضل و کرم سے

ہماری اس امید کو اچھی طرح سے برلایا اور زیادہ تر خوشی مجھے
اس وجہ سے بھی ہے کہ طلبہ تمھارے باہمی اتفاق اور دوستی کا
نمونہ ہے - مین یقین دلاتا ہون کہ میری خوشنودی ہمیشہ
اسی مین ہے اور رہیگی کہ میری تمام رعایا اور علی الخصوص میرے
تمام ملازمین مین بہرحال باہمی اتفاق رہے جسطرح سے رنگ
اور گل توام مین اور جسطرح سے مشک اور بو فراہم ہین اور ہر
ایک اپنے اپنے حوصلہ کے مطابق نیک نیتی کے ساتھ اپنے
فرائض کی ادائی مین مصروف رہے

گر سرکشی پہ اپنے سرکش کو ناز ہوگا	فوارہ کا ہے پانی وہ گر پڑیگا اوٹھکر
جو سر فرو کریگا وہ سرفراز ہوگا	باغ جہان مین آصف مانند شاخ ثمر

ساتوان اڈریس صفائی چادرگھاٹ واقع ملک پیٹھ

۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ

اعلیحضرت سکندر شوکت جم مرتبت خداوند نعمت خدائیگان

حضور پرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی

بشرف عرض باریابان میرساند

حضرت کے جان نثار اور وفادار رعایا جو بشمار زاید از یک لک

احاطۂ چادرگھاٹ کے اندر آباد ہین بوکالت و وساطت اراکین

مجلس صفائی چادرگھاٹ اعلیحضرت کی چونتیسوین سالگرہ مبارک کے

نیک ساعت اور مسعود موقع پر اپنی اُس وفاشعاری و جان نثاری کی

اظہار کی جو ہمارے دلوںمین حضرت کے نفس نفیس اور حضرت کی ریاست وحکومت کے ساتھ راسخ ہین بصد عجز ونیاز اجازت چاہتے ہین۔

حضرت کے پر فیض وبرکت وپر جلال واہبت عہد حکومت مین حضرت کے جان نثار رعایا کا ہر فرقہ اور ہر طبقہ اپنی زندگانی بلا خوف وخطر آرام وآسایش کے ساتھ بسر کرتا ہے اور اپنے اپنے مشاغل مین مشغول رہتا ہے کیونکہ ہر کہ ومہ کو معلوم ہے کہ ہمارے سرون پر حضرت کی معدلت کا سایہ ہر وقت موجود ہے اور ہماری نیک وبہبود پر ہمیشہ اسیطرح حضرت کی نظر رہتی ہے جسطرح پدر شفیق اپنی اولاد پر نظر رکھتا ہے حضرت کے عہد مبارک مہد مین ہم رعایا کی حاجت روائی جسطرح پر فرمائی گئی ہے کبھی ہمارے بزرگون کو نصیب نہ تھی

اور نہ نظیر اوسکی ہماری تاریخ مین موجود ہمارے لئے عدالتہاے دیوانی و فوجداری مقرر فرمائی گئی ہین جن مین ہمارے قضایا رحم معدلت کے ساتھ فیصل ہوتے ہین ہمارے بیماریون کے لئے شفا خانے اور دواخانے اور ہماری اولاد کی تعلیم کے واسطے مدارس ہمارے معمورات کے حفظ صحت کے واسطے محکمات صفائی اور اسی قسم کے ہزارون وسیلے ہماری آسائش کے مہیا فرمائے گئے ہین جیسے ہم جان نثار رعایا شب و روز بلا امتیاز قوم و ملت متمتع ہوتے ہین اور جن نعمتون کے شکریہ مین ہم سب رعایا بیک زبان ہمیشہ خداوند عالم و عالمیان و خالق کون و مکان کی درگاہ مین حضرت کی دولت و اقبال و ازدیاد عمر کی دعاءین مصروف رہتے ہین ۔ آمین یارب العالمین ۔

عماد الملک	محمد امجد علیخان	مرزا مھدی خان	اے جے ڈنلاپ
نرسنگ گیر جی گوسائین	سرجن لفٹنٹ کرنل ای لاری	داراب جی دوسلبھائی	عزیز جنگ
محمد عبد الغفور	سرنیواس راؤ	میر قمر الدین	سید محمد انور خان
محمد عبد الغنی	میر کاظم علی	اے یچ اسٹیونس	احمد مرزا
	جی یم وارنر	جے بی لوکانن	

آٹھوان اڈریس تعلیمات واقع ملک پٹیہ

۹ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ

اعلیحضرت قدر قدرت سکندر شوکت نوشیروان معدلت
خداوند خدایگان حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
بہ شرف عرض اقدس میرساند ہم تمام کم عمر رعایاے
جان نثار جو حضرت کے تصدق سے مدارس ملک مین تعلیم پاتے
ہین نہایت ہی عجز و نیاز کے ساتھ اسوقت موقف ادب مین استادہ
ہوکر اپنے آقاے نعمت کو سلام اور اون کے روبرو کچھ عرض دعا
کرنے کی اجازت چاہتے ہین ہم جان نثار جو حضرت کے

سایۂ عاطفت مین پرورش پاتے ہین آج کے روز حضرت کی والا اور
حضرت کی مسند ریاست کی خیرخواہی اُن کے دلونمین مثل دریا کے
متلاطم جوش زن ہے اور کیون نہو کہ ہر تقریب سالگرہ مبارک مین
حضرت کے ہر جان نثار کو اُس مسعود روز کا خیال گزرتا ہے جس روز
اُن کی قسمتون کی خوبی سے ایسا کریم و رحیم پادشاہ اُن کے واسطے
خداوند عالم نے مقرر فرمایا۔

ہم جان نثار اگر محامد و مکارم کا شمار کرنا شروع کرین تو نہ وقت
اس کے واسطے مساعدت کرسکتا ہے اور نہ کاغذ و قلم کافی ہوسکتا ہے
مگر علاوہ ان عام عنایتون کے جن سے حضرت کی تمام رعایا متمتع
ہوتی ہے ہم جان نثارون کو ایک خاص نعمت کا شکریہ ادا کرنا
اس موقع پر ضرور ہے جسمین ہمارا کوئی شریک نہین ہے اور وہ یہ ہے

کہ حضرت کی شاہانہ رعایا پروری کے طفیل سے ہم کم عمر رعایا کی اصلاح
معاش و معاد کے واسطے جا بجا متعدیہ ذرائع تعلیم و تربیت مہیا
ہو گئے ہین بحدیکہ کوئی تعلقہ اور کوئی معمورۂ کلان ایسا نہو گا کہ جہان
حضرت کا صدقہ جاریہ موجود نہو۔ پیر و مرشد کے عہد معدلت مہدین
علوم و فنون کو جسقدر ترقی ہوئی ہے اسکو صرف تصرفات وجود
باجود حضرت پادشاہی سمجھنا چاہیئے یعنے ہر سال جسطرح مبارک
گرہین سالگرہ کی شمارین ترقی کرتی جاتی ہین اسیطرح نہال علم
و فن کو بھی سال بسال نمو حاصل ہوتا جاتا ہے۔

اس امر کا مختصر بیان بے موقع نہو گا کہ گذشتہ چالیس سال
کے عرصہ مین خصوصاً حضرت کے جلوس میمنت مانوس کی تاریخ
سعید سے اسوقت تک تعلیم نے کسقدر ترقی کی ۱۲۶۴ف مین

نواب سالار جنگ مرحوم اول نے ابتدائے اندرونِ بلدہ دارالعلوم
کی بنیاد ڈالی اور مجلس تعلیمات بصدارت نواب علی محمد خان بہادر
معتمد الدولہ قائم کی جب یہ خبر منتشر ہوئی تو اضلاع سے درخواستین
آنا شروع ہوئین ۔ بنائً علیہ ۱۲۶۹ھ ف مین ایک اعلان بدین
مضمون شائع ہوا کہ ہر ایک تعلقہ مین دو اور ہر ایک ضلع مین ایک
مدرسہ خفیف اجرت تعلیم کے ساتھ زیر نگرانی مجلس موصوفہ کھولے
جائینگے چنانچہ اس طور پر تمام ممالک محروسہ مین تعلیم کی ترویج
ہوئی ۱۲۷۸ھ ف مین بذریعہ جریدۂ اعلامیہ تعلیمات کا تعلق صیغہ متفرقہ
کے معتمد سے کیا گیا اور قواعد منضبط ہوئے اور معتمد و ناظم تعلیمات
ملکی مقرر ہوئی ۔

۱۲۸۰ھ ف مین انجینرنگ کالج کا افتتاح تعلیم خاص کی اشاعت

کے لئے بصدارت مسٹر ولکنسن ہوا ۱۲۸۳ف مین ایک انگلو ور

اسکول چادرگھاٹ بصدر مدرسی مسٹر شافر کھولا گیا اور ۱۲۹۰ف

مین وہ اول درجے کا کالج بنگیا جس نے رفتہ رفتہ انتہائے تعلیمی

ضرورتون کو پورا کر دکھایا اور اب اسے نظام کالج کے نام کا افتخار

حاصل ہے۔

سنہ ف	تعداد مدارس	تعداد طلبہ
۱۳۰۵ف مین	۱۵۱	۶۸۸۰ تھی
۱۲۹۷ف	۵۵۰	۲۳۸۷۴ تھی
۱۳۰۵ف	۷۵۳	۵۲۹۰۱ تھی
۱۳۰۶ف	۸۱۲	۵۵۲۴۹ تھی

مرقوم مندرجۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ تعلیم نسوان نے بھی نمایان ترقی کی ہے

سنہ ف	تعداد مدارس	تعداد طلبہ
۱۲۹۵ف	۲۰	۱۲۳۰ تھی
۱۳۰۵ف	۶۸	۳۹۳۰ تھی
۱۳۰۶ف	۷۲	۴۳۸۴ تھی

غرض حضرت کے جلوس میمنت مانوس سے اسوقت تک تعداد
مدارس مین (۶۶۱) کی اور تعداد طلبہ مین (۴۸۳۶۹) کی ترقی ہوئی ہے
اور اسوقت تک حضرت کے طفیل سے ملک مین تین کالج موجود
ہین جن مین (۱۱۵) طلبہ اعلیٰ درجے کی تعلیم پا رہے ہین آخر مین ہم
جان نثار طلبۂ مدارس اور ہمارے اساتذہ اور تمام اہالیان سررشتہ
تعلیم اپنے آقاے نعمت اور اُن کے صاحبزادۂ بلند اقبال کے
حق مین تہ دل سے یہ دعا کرتے ہین کہ خداوند عالم و عالمیان جس نے

اپنے کلام مجید مین اجابت دعا کا وعدہ فرمایا ہے حضرت کو اور
حضرت کے نونہال باغ سعادت و اقبال کو صدوسی سال سلامت
رکھے اور ہمیشہ حضرت کے مقاصد برلائے اور ہر مہم اور ہر ارادہ
مین کامیاب کرے۔ آمین یارب العالمین۔

نقل جواب مترشدہ حضور پرنور

میرے بدل عزیز طلبا اور ارکان صفائی چادر گھاٹ

تم طلبا کا اڈریس لینے مین مجھے ایک خاص قسم کی خوشی حاصل
ہوئی۔ کیونکہ تمھاری ترقی علم و فضل مین بہ مقابل دیگر امور کے مجھے
زیادہ دلچسپی ہے مین تمکو اپنے گلشن ریاست کے ہونہار پودے
سمجھتا ہون اور جسطرح ہر باغبان اپنے باغ کے بڑے اشجار کی

[illegible] سے زیادہ جو [illegible] درختون کی نشوونما کی نگرانی کرتا ہے
اسیطرح [illegible] توجہ اپنے نونہال اور [illegible] طالب العلم رعایا کیطرف
زیادہ [illegible] ہی [illegible] تمھاری ترقی علم وتہذیب اخلاق سے
میرے ملک کے لئے بہت کچھ فائدہ کی امید کیجاسکتی ہے اور
یقیناً تم مین اکثر ایسے ہین جو آٹھ دس سال کے بعد اِس ریاست
کے لئیق وکارگذار عہدہ دار خیرخواہ ووفادار رعایا ہون گے پس
اسوقت تمھارے تعلیم مین جسقدر کوشش کیجاے اسکا عمدہ
اثر نہ صرف تمھارے ذات پر منحصر رہیگا بلکہ اوس سے تجاوز کرکے
تمھارے ذریعہ سے ملک کی عام بہبودی وترقی کو مستحکم کریگا پس
تمھارے لئے یہی وقت ہے کہ تم اپنے آئندہ بہبودی کا سرمایہ
جسقدر جلد ہوسکے جد وجہد کے ساتھ حاصل کرلین مین نے تم

ارکان صفائی کے اڈریس کو بھی بہت خوشی کے ساتھ سُنا
اور رعایا کی وفاداری اور شکرگزاری کا اظہار جو اس مین کیا گیا ہے
مین اسکی بہت قدر کرتا ہون جب تم نے مدارالمہام صاحب کے
ذریعہ سے اپنے اڈریس کو طلبہ کے اڈریس کے ساتھ دینے کی
درخواست کی تو مجھے بادی النظر مین گونہ تعجب ہوا کہ طلبا کو صفائی سے
کیا تعلق ہے جو دونون اڈریس ایک وقت اور ایک جگہ دئے
جاتے ہین مگر تھوڑے تامل سے واضح ہوا کہ صیغۂ تعلیم رعایا کی قلب
کی صحت کے طرف متوجہ ہے اور صیغۂ صفائی رعایا کی جسمانی
صحت کا نگران ہے غالباً صفائی کے اڈریس کو طلبا کے اڈریس
کے ساتھ شریک کرنے سے طلباء کے لئے یہ اشارہ ہے
کہ وہ علم حاصل کرنے کے شوق مین اپنی جسمانی صحت سے غافل

نھون اپنی دماغی ریاضت کے ساتھ بدنی ورزش کو فروگذاشت
نہ کرین مین اس بات کو بہت پسند کرتا ہون اور یہ ظاہر ہے کہ
قلب وقالب مین کچھ ایسا تعلق ہے کہ ایک کی تھذیب دوسرے
کی شایستگی کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے اور تعلیم کے بھی درصل یہی
معنی ہین کہ انسان کا تمام قوے شائستہ ہوجائین پس جسم ضعیف
کے ساتھ پڑہنا لکھنا اچھی طرح حاصل ہونا ممکن نہین اور مجھے بخوبی
یاد ہے کہ نظام کالج کے سابق پرنسپال مسٹر ہاڈسن (جنکی وفات کا
افسوس ہنوز ہم سبکو ہے) اِس بات پر بہت زور ڈالتے تھے
اور انھین کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ ہمارے کالج اور عام طور سے
ہمارے صیغہ تعلیمات مین طلبا کو علم کے شوق کے ساتھ اسپورٹس کا
شوق بھی ہے اور ہمارے کالج کے طلبا جسطرح کہ علم کے امتحانات

مین کامیاب ہونیکی خواہش رکھتے ہین اسیطرح کرکٹ و دیگر عمدہ
اسپورٹس مین مشہور ہوا جاتے ہین مین امید کرتا ہون کہ اساتذہ
اپنے طلبا کو ہر دو قسم کی تعلیم کی ہر طرح سے تحریص دلانے مین ہرگز
دریغ نہ کرینگے تقریبًا چار سال قبل مین نے نظام کالج مین اسپیچ
دی تھی اُس وقت مین نے مذہبی تعلیم کی ترغیب دلاکے یہ ریمارک
کیا تھا کہ "علم بے پابندی مذہب آئینہ حلب بے صیقل ہے" مین
بہت خوش ہوا کہ صیغہ تعلیمات نے اُس ریمارک کا لحاظ اپنے
موجودہ سلسلۂ تعلیم مین رکھا ہے اور اکثر مدارس مین طلبا کے
مذہب واخلاق کی درستی کی نگرانی کیجاتی ہے تعلیم نسوان کی ترقی
جو طلبا کے اڈریس مین بتائی گئی ہے اُس سے بھی مجھے کامل
اطمینان حاصل ہوا۔

ہین اخیر مین اپنے ملک کے مدرسون کے ذہن نشین یہ
بات کیا چاہتا ہون کہ آنکی ذمہ داری طلبا کی تعلیم کی نسبت اس
قدر بڑی ہے کہ جس کا اندازہ ممکن نہین - دیگر عہدہ دارون کا ذمہ
صرف یہی ہے کہ رعایا کی موجود حالت کو درست کرین اِس کا
اندازہ سرِ دست کیا جاسکتا ہے مگر اساتذہ کا ذمہ یہ ہے کہ آیندہ
ہونہار رعایا کے خیالات و عادات کی درستی کیواسطے
پیش بندی کرین - اس کے حسن و قبح کا اندازہ فی الفور نہین کیا
جاسکتا دیگر عہدے دار ملک کی گھڑی کے کانٹون کو اگر غلط چلین
تو کھینچ کھانچ کر درست کر دیتے ہین - مگر اساتذہ کا کام گھڑی کے
اوزار کے پرزونکو اور رفتار کو درست کرنا ہے تاکہ تمام ملک
گھڑی کو غلط چلنے نہ دین پس اساتذہ کو لازم ہے کہ اپنے اِس

اہم کام کو بہت دلدہی کے ساتھ انجام دین اور حتی المقدور اپنے طلبا کی علمی و اخلاقی تعلیم مین ایسی کوشش بلیغ کرین کہ وہ اپنے خاندان کے فخر اور اپنے قوم کے ممتاز اور اپنے ملک کے باعث ناز ہو جائین۔ قطرۂ ابر نیسان سے جیسے صدف مین گوہر ہوتا ہے شعاع مہر تابان سے جس طرح کوہ مین لعل احمر ہوتا ہے فیض علم سے اسیطرح انسان صاحب جوہر ہوتا ہے۔

قطعہ

علم کی قدر کرو قدر کرو قدر کرو
سمجھو وہ نجات اور وہ اسرار و رموز

علم ہے اسکی دوا اور دوا بھی اکسیر
طالب علم ذکی اور ہو استاد شفیق

تمکو اللہ نے بخشی ہے اگر طبع سلیم
دیکھو دیکھو وہ کتب جو ہین جدید اور قدیم

کہ جہالت بھی ہے منجملہ امراض سقیم
کیون پسندیدہ نہون ایسے تعلم تعلیم

فہم و دانش کی ترقی کا یہی باعث ہے
علم کی وجہ سے تھے حضرتِ لقمان بھی حکیم

قابلِ صحبتِ شاہان و سلاطین ہے وہی
عزت اُسکی ہے زمانہ مین جو کہلائے ہے فہیم

دین و دنیا مین جو پھیلی تو اسکی خوشبو
مشکِ اذفر کی نہ یہ عنبرِ سارا کی شمیم

ایسی دولت کیلئے کوشش و محنت ہے ضرور
گرچہ تقدیر عطا جسکو کرے ربِ کریم

یہ جو اصلف نے کہا غور سے اسکو سمجھو
علم وہ شے ہے کہ اللہ کا ہے نام علیم

نواں سپاسنامہ

منجانب رعایای حیدرآباد دکن واقع ملک پیٹھ

جواب سپاسنامہ

از حضرت پیرو مرشد بندگانعالی متعالی خلداللہ ملکہ

قصیدہ مدحیہ و دعائیہ

گذرانیدہ

خانہ زاد کشن پرشاد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاسنامہ ناچیز منجانب عامہ رعایائے ملک دکن
بحضور فیض گنجور اعلیحضرت اقدس ظل اللہ عالمپناہ فتح جنگ
نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر
جی سی ایس آئی۔ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و زید اللہ عمرہ و اقبالہ
اللّٰھم متع الخلائق بطول حیاتہ وضاعف ثواب جمیلہ
وحسناتہ وارفع درجات اودائہ وولائہ ودم علی اعدائہ
وشنائہ بمالی فی القرآن من آیاتہ وامن بلدہ واحفظ ولدہ آمین یا رب العالمین

خسروا سال نوازائش طرب معمور باد	تہنیت گویان عامت قیصر و فغفور باد

تا ازل سالِ کہن برگشتہ بہرِ تہنیت	جملگی در ساحتِ سالِ نوت محصور باد

میر محبوب علیخان آفتابِ عز و جاہ

این مبارک نام یارب تا ابد مذکور باد (جیمز) نوٹ

نوٹ حضرات

مجھے اسوقت میرے وفور مسرت اور جوش عقیدہ نے کسیقدر گستاخ کردیا ہے لہذا مین اپنے خداوند نعمت ظل سبحانی کی بارگاہ بجمال عجز و انکسار اس جرات اور گستاخی کی معافی چاہ کر آپ صاحبون کو تھوڑی دیر کے لئے اپنی ٹوٹی پھوٹی تقریر کیطرف متوجہ کرتا ہون اور ساتھ ہی یہ استدعا ہے کہ آپ حضرات میری عبارت آرائی یا بندش الفاظ یا شاعری وغیرہ کی طرف خیال نکرین۔ بلکہ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل فرمائین۔

آمدم برسرِ مطلب

سبحان اللہ سبحان اللہ وصد شکر للہ آج وہ مبارک روز ہے کہ ہم پاچیز

میرے بادشاہ ذیجاہ کا نام مبارک اسطرح محبوب خلایق اور حرزجان رعایا ہی جیساکہ

محبوب خدا ے پاک کا نام مقدس امت کا ایمان ہے۔ (چیرز) سردان

معرفت اور پیشوایان شریعت کے نزدیک یہ امر مسلمہ ہے کہ جبتک بادشاہ وقت

مقبول خاصانِ خدا اور محبوب اہل دل نہین ہوتا وہ ہرگز عزیز دل اور مقبول

رعایا نہین ہوسکتا۔ (چیرز)

بس ہمارے محبوب بادشاہ کی ہر دل عزیزی سے پورا ثبوت مل سکتا ہے

کہ آپکی ذات باصفات محبوب و مقبول اہل دل بھی ہے۔ (چیرز)

اس محبوبیت اور مقبولیت کی شان مین حضرت جامی علیہ الرحمہ نے ایک شعر

فرمایا ہے جو میرے ممدوح سکندر شوکت کے لائق مدح ہے۔ مین اس شعر کی

قدر اور داد آپکے ان دلون سے چاہتا ہون جنکے دلون مین ہمارے

بادشاہ ذیجاہ کے محبت کا جوش ہے۔

دیکھون تو سہی کہ آپ حضرات اس شعر کے سننے کے بعد کیسے ازخود رفتہ ہونگے

اور جوش مسرت سے خوشی کے نعرہ نہ مارین گے سہ دہوندا۔

اے ترا قد خوب وابرو خوب و زلف و چہرہ خوب

بزبانِ اہلِ دل نامِ تو محبوب القلوب۔

(بہت زور سے چیرز ہوے)

حضرات ؏ بادشاہان سلف اور کجکلاہان حال نے بہت سی ریاستین فتح کین

اور بڑے بڑے ملکون پر اپنا سکہ جمایا۔ مگر ہمارے ہردل بادشاہ نے جو

ارسطو فطرت ہے بفضل ایزد متعال پہلے پہل اپنی پیاری رعایا کے دلون پر

فتح پائی ہے۔ (چیرز)

باریابی کا اعزاز و شرف حاصل ہے اور حیدرآباد دکن کی تاریخ مین پہلا

یہ خداداد نصرت و فتح اوج اقبال و عظمت شاہی کی دلیل ہے (چیرز)

اسلیئے حضرت کی ذات مجمع الصفات نہ صرف مظفر الممالک ہے بلکہ

مظفر القلوب بھی ہے (چیرز) (چیرز)

پس ہم سب جان نثارون کو چاہیئے کہ اس مبارک فتح کی تقریب مین نعرۂ چیرز بلند کرین

(تین بار چیرز کے نعرے بلند ہوے۔

حضرات ہم اپنے بادشاہ کی اطاعت گذاری نہ صرف نمکخواری کی وجہ سے کرتے

ہیں بلکہ ہم اپنے خدائے پاک کے فرمان کی جو ہم پر فرض ہے اسکی تعمیل کرتے

ہین۔ یعنی اللہ تعالے جلشانہ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے۔ واطیعوا اللہ و

اطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس ہر اطاعت گذار کو چاہیئے کہ سچی عقیدت سے

اپنے بادشاہ کی اطاعت کرے جو باعث سعادت دارین ہے (چیرز) جو

دن ہے کہ ہم خادمان آستان سپہر نشان بذات خود یا وبہ نیابت

لوگ نعوذ باللہ اس حصول سعادت سے محروم ہین وہ اپنے خدا ے پاک کی

پوری نا فرمانی کرتے ہین۔

مین اسوقت آپ صاحبون کے ہنسمکھ چہرون کو دیکھکر نہایت محفوظ ہون۔ آپکے

انبساط ظاہری۔ جوش عقیدت اور سچی وفاداری کا پورا پورا ترجمان دل ہے۔

کیا اسوقت کوئی ایسا ہے جسکا دل سچی وفاداری اور بادشاہ کی محبت سے خالی

ہے؟ نہین ہرگز نہین۔ اگر ہے بھی تو النادر کالمعدوم۔ اور اونکی پوری پوری

یہی شان ہے جیساکہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ختم اللہ علی قلوبھم و علے

سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ الخ۔ پس اللہ تعالے جسکو گمراہ کرتا ہے وہ کبھی

راہ راست پر نہین آسکتا۔ اور جنکے دلون پر خدا نے مہر کردی اسکا دل سعادت

حاصل کرنے کی تمنا نہین رکھتا (چیز)

عامہ خلایق اپنے رعایا پرور عدل گستر قدر قدرت فلک شوکت

مین آپ صاحبون کو جنکے قلوب ہمارے بادشاہ کی محبت مین جوش زن ہین

اور اپنی خیر خواہی اور سچی عقیدت سے اس مبارک جشن مین حاضر ہو کر سعادت

حاصل کر رہے ہین اونکو مبارکباد دیتا ہون۔ اور دعا کرتا ہون کہ یا باریتعالی ہمارے

حضور لامع النور کے خیر خواہ شاد و آباد رہین۔ اور عدو پامال ہون ؎

جو عدوے شاہ ہو برباد ہو

اسمین یا گلچین ہو یا صیاد ہو (چیرز)

اسکے بعد مہاراجہ کشن پرشاد بہادر نے حاضرین کے طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ

حضرت کی اس مبارک تقریب کی خوشی مین تین بار نعرۂ چیرز بلند کرین سبھون نے

بڑے جوش و خروش سے تین بار نعرۂ چیرز بلند کیا۔ اسکے بعد مہاراجہ بہادر نے اڈریس

پڑہکر ختم کیا (اور تین بار نعرۂ چیرز بلند ہوے)

آقائے ولی نعمت بادشاہ جمجاہ کی تقریب سالگرہ مبارک و مسعود مین
عرض تھنیت کے لئے ہر موے تن زبان ہو کر نہایت ادب اور
کمال عقیدتمندی کے ساتھ حاضر ہوے ہین۔ نہ صرف ہمارا
ہر موے تن اس تھنیت مین تر زبان ہے بلکہ ہم مین سے ہر
ایک کا دل عقیدت منزل پر جوش مسرت کے ساتھ بہ ہزار
زبان نغمہ خوان ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِنَصْرِہٖ وَاخْذُلْ اَعْدَائَہٗ وَاَمِدَّ ظِلَّہٗ عَلٰی مَفَارِقِنَا
یَامَنْ بِیَدِہٖ رِقَابُ مُلُوْکِ الزَّمَانْ ہم ناچیز رعایا بمقابلہ اپنے
اظہار عقیدت و سپاس گزاری کے اگر ان احسانات بیغایات
کا اندازہ کرین جو پیر و مرشد کے عہد میمنت مہد مین عامہ خلایق
ملک دکن پر مبذول ہوئے ہین تو ہم بلا مبالغہ اس امر کے عرض

کرنے سے کسی طرح باز رہ نہین سکتے کہ ہمارے اظہار عقیدت
وسپاس گذاری کو ہمارے مجسم خیر وبرکت آقائے ولی نعمت کے
احسانات کے ساتھ وہ نسبت بھی نہین ہو سکتی جو پرکاہ کو نہایت
بلند کوہ پر شکوہ کے ساتھ ہو سکتی ہے ہم جان نثار نہایت سچے
دل سے عرض پرداز ہین کہ خداوند نعمت کے تفضلات شاہانہ
ومراحم خسروانہ کو تادم زیست اپنے دلون سے بھلا نہین سکتے
اور نہ ہمارے اخلاق حضرت اقدس کے بار احسانات
سے اپنے سر اوٹھا سکین گے (چیرز)
ہمارے جان ومال وعزت وآبرو کی حفاظت ہماری دینوی
بھبودیون اور روز افزون ترقیون کے واسطے جو جو غیر مترقبہ
نعمتین عطا فرمائے گئے ہین۔ وہ ہرگز ایسی نہین ہین کہ صرف

ہماری زبان ہونکی شکر گذاری اس موقع پر ادا کرکے خاموش ہو جائے بلکہ ہمارا ہر سر مو بھی زبان ہو کر ہماری زندگی تک ان نعمتہاے بے پایان کا شکریہ ادا کرنے مین عذب البیان رہے تو ادائے فرایض مین قاصری قاصر شمار کیا جائے گا ۵

شکر نعمت ہای تو چندانکہ نعمتہای تو	عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما

ہم فرمان بردار و جان نثار اہل ملک بکمال ادب اور نہایت معذرت اور انکسار کے ساتھہ گزارش کرتے ہین کہ بلحاظ اصول تمدن و بنظر انتظام مملکت سب سے مقدم عدل گستری ہے جو سیاست و انصاف رسانی اور احقاق حقوق کا ایک اہم صیغہ ہے پیر و مرشد کے مبارک زمانہ مین جسقدر ترقی اسمین ہوئی ہے محتاج بیان نہین ہے۔ ہر تعلقہ و ہر ضلع ممالک محروسہ سرکار عالی مین

منصف صدر منصف ناظمان عدالتہاے صوبہ مددگاران عدالت
وغیرہم اور نیز بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین حکام و نظماے عدالت
انصاف رسانی اور عدل گستری کے واسطے مامور و مقرر ہوے
گئے ہین جنکے پر زور اور باقاعدہ دست و قلم سے اجراے سیاست
و احقاق حقوق عمل مین آتا ہے اور مزید بران مجلس عالیہ عدالت قایم
ہے جسمین عدالتہاے ماتحت کے فیصلہ جات کی اپیلین سلسلہ
بسلسلہ ہوتی ہوئی بپابندی قواعد جاریہ دائرو سماعت ہوتی ہین
جنکو بیدار مغز حکام مجلس عالیہ عدالت کافی توجہ اور مناسب حزم و
احتیاط کے ساتھ فیصل کیا کرتے ہین پیرومرشد کی کمال توجہ عادلانہ
نے انصاف کو اسی حد تک محدود نہین رکھا ہے بلکہ مقدمات
فوجداری جنمین پانچ سال سے زیادہ سزاے قید تجویز کیجاے اور

مقدمات دیوانی جنمین تعین مالیت دس ہزار روپیہ سے زاید ہو

اونکا انفصال ازروے قانونچہ مبارک بذریعہ جوڈیشل کمیٹی یدقدرت

شاہی مین رکھا گیا ہے ۔ جس سے عامہ رعایا کو یہ امید ہوتی ہی

کہ اونکی قسمتون کا اخیر فیصلہ اون کے مالک اون کے آقائے

ولی نعمت کے مبارک ہاتھون سے صادر ہوگا ۔

صیغہ طبابت جو بالکل محافظ جان رعایا ہے کسقدر اسمین توسیع

ہوئی ہے ہر محلہ مین شفاخانہ ڈاکٹری اور یونانی مقرر و موجود ہی ۔

ادویہ کے مصارف اور اطبّا و عملہ جات کی تنخواہون کا بار خزانہ

شاہی اوٹھاتا ہے اور ہر طرح سے حفظ صحت رعایا کا انتظام ترقی

پذیر ہے ۔

صیغہ انتظام صفائی سے جو کچھ مفید اور کار آمد تدبیرین کیگئی ہین ۔

وہ اظہر من الشمس ہین بلدہ حیدرآباد مین ہر فرد بشر کو ایسا پاک و صاف
پانی میسر آتا ہے جو زمانہ سابقہ مین غیر ممکن تھا۔ قحط زدہ غربا کے
مزارع قلوب پر ابر رحمت و رشحات تفضلات شاہی نے وہ جانفزا
اثر ڈالا ہے کہ وہ مثل ایک شاداب و سرسبز چمنستان کے تروتازہ
ہوگئے۔ اور انمین سے ہر ایک مانند بلبل خوش نوا زبان حال سے
بکمال شکر گزاری اس طرح نغمہ پرداز ہے (مثنوی)

اگر ہر موے من گردد زبانے
زتو رانم بہر یک داستانے
نیارم گوہر شکر تو سفتن۔
سر موے ز احسان تو گفتن

پولیس کا انتظام جس حسن وخوبی کے ساتھ ہو رہا ہے اگر اب اوسکا
مقابلہ زمانہ سابق کے ساتھ کیا جاے تو کوئی مناسبت پیدا
نہین ہو سکتی

فوج ظفر موج سے جو امن و آسایش عامہ رعایا کو حاصل ہے آ بْیَن
مِنَ الاَمْس ہے۔

باب خیرات ہر وقت کھلا ہوا ہے اسمین ذرا بھی شک نہین ہے
کہ خداوند نعمت کی عام فیاضی اور سخاوت نام حاتم کو صفحۂ ہستی سے
مٹا دینے والی ہے۔ پیر و مرشد کی دولت ابد مدت مین متعدد
ذرائع پرورش مثل جاگیر و منصب و متفرقات فوج وغیرہ وغیرہ موجود
ہین جن صیغون مین لاکھون مرد و زن و اطفال و بیوگان اپنے
کریم النفس بادشاہ گردون پناہ کے ظل عاطفت مین امن و آسایش
کیساتھ زندگی بسر کرتے ہین۔

علی ہذا صیغۂ مال اور ہر ایک انتظام ملک جو باوجود عمدہ حالت مین
ہونیکے پیر و مرشد کی مدبرانہ توجہ اوسکی مزید اصلاح و درستی پر بدرجہ

غایت مبذول ہے جس سے یقین کامل ہے کہ انتظامات
آیندہ ایسی ترقی حاصل کرینگے کہ اپنے آپ ہی نظیر ہون گے ہر
ملک وہر زمانہ مین یہ دیکھا گیا ہے اور اخبارات سے بھی اسکا
پتا چلتا ہے کہ مختلف طبقات رعایا مین سے اکثر طبقات اگر
فرمانروائے وقت کے خیر خواہ موافق ہین توکوئی نہ کوئی فرقہ
مخالف بھی موجود ہے۔ لاکن لاکھ لاکھ شکر خداوند عالم کا ہے کہ
اوسکے فضل وکرم سے ہمارے بادشاہ ذیجاہ کی رعایا کا ہر طبقہ
ہر فرقہ اور ہر مذہب وملت کا آدمی تہ دل سے اپنے بادشاہ پر
جان نثار ہے اور بتقریب سالگرہ مبارک اظہار مسرت کرنے
اور خوشی منانے مین خصوصًا رعایائے ملک دکن اور عمومًا ایک
خاص دلچسپی ہو رہی ہے۔ ان امور سے پورا ثبوت اسکا ملتا ہی

کہ ہمارے آقائے ولی نعمت اس قدر ہر دل عزیز ہین کہ ہر خاص و عام

کے دلمین خلوص کے ساتھ ایک بحر محبت جوش زن ہی درحقیقت

یہ جوش محبت جو اسوقت دیکھا جا رہا ہے ایک قدرتی جوش ہے

کسی شخص کے امکان سے باہر ہے کہ ایسا جوش جسکا تعلق۔

صرف قلوب عامہ خلایق سے ہے خود پیدا کردے۔

پس بنظر حالات موجودہ ہم جان نثاران ملک و دولت پروردگار

عالم کا لاکھ لاکھ شکر بجالاتے ہین کہ ہمکو ایسے ہر دل عزیز و کریم النفس

رعایا پرور عدل گستر پادشاہ عالم پناہ کا مبارک عہد نصیب ہوا ہی۔

خدایا برحمت نظر کردۂ	کہ این سایہ بر ملک گستردۂ

اب ہم ناچیز رعایا نہایت ادب کے ساتھ اپنی طول کلامی کی معافی کے

خواستگار ہوکر بخلوص عقیدت ہم خود اور پبلک کے جانب سے

خدام بارگاہ فلک اشتباہ کے حضور مین اس تینتیسوین سالگرہ مسعود کی مبارکباد عرض اور اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتے ہین۔

مثنوی

جہانت بکام و فلک یار باد
جہان آفرینت نگہدار باد

بلند اخترت عالم افروختہ۔
زوال اختر دشمنت سوختہ

غم از گردش روزگارت مباد
وز اندیشہ بر دل غبارت مباد

دل و کشورت جمع و معمور باد
ز ملکت پراگندگی دور باد

تنت باد پیوستہ چون دین درست
بد اندیش را دل چو تدبیر سست

درونت بتائید حق شاد باد
دل و دین و اقلیمت آباد باد

ہمینت بس از کردگار مجید
کہ توفیق خیرت بود بر مزید

گذارندۂ خانہ زاد کشن پرشاد منجانب رعایائے دکن

جواب سپاسنامه

از خداوند نعمت پیر و مرشد اعلیحضرت قدر قدرت فلک شوکت
جہان پناہ ظل سبحانی حضور پر نور بندگانعالی متعالی خلد اللہ ملکہ
مترشدہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ روز یکشنبہ

مہاراجہ کشن پرشاد بہادر۔

جن رعایا کا اڈریس آپ کے ذریعہ سے پیش ہوا ہے مین اوسکے
وفادارانہ اظہار خیر خواہی و شکر گزاری کی بہت قدر کرتا ہون۔
اس اڈریس مین عدالتی انتظامات کا ذکر مقدم رکھا گیا ہے۔ اور
دادرسی کے دروازے جو یہان چوطرف کھلے ہوے ہین

اون کے نسبت رعایا کی رضامندی ظاہر کی گئی ہے۔ مجھے
اسکے سننے سے کامل اطمینان ہوا۔ کیونکہ میری توجہ ہمیشہ ہر شخص
کی حق رسانی کے طرف مائل رہتی ہے جیساکہ میرا شعر ہے۔

مجھسے ہوگی نہ رعایت کبھی اس موقع پر	ترک انصاف کروں یہ میری عادت میں نہیں

ملازم کو لازم ہے کہ جسطرح سے اپنے گھر کی پاسبانی اور آراستگی
کرتا ہے اوس سے زیادہ اپنے مالک کی خوشنودی اور ملک
کی بھبودی ملحوظ رکھے۔ کہ اسی وجہ سے اُسکو بھی صلاح و فلاح
حاصل ہے۔

باقی تمام اڈریس سے یہی ظاہر ہے کہ عام طور سے رعایا کو موجودہ
انتظام مملکت کی وجہ سے آسایش و آسودگی حاصل ہے۔
اس سے میرے دل پر کچھ ایساہی اثر ہوتا ہے جیساکہ ایک باغبان کے

دل پر ہوتا ہے جب وہ اپنے گلشن کو پھولا پھلا پاتا ہے اوسوقت اوس کے زبان سے بے اختیار اُس چمن طراز عالم کا شکر نکلتا ہے جس نے اپنے عنایت سے اسکی آبیاری اور چمن پیرائی کو نتیجہ بخش کیا۔ اسی طرح مین اپنے رعایا کو روش اطاعت و وفاداری پر مستقیم دیکھکر۔ اور اپنے انتظام ملک سے خوش و رضامند پاکر۔ اوس باغبان حقیقی کے جناب مین۔ (جسنے تمام جہان کو آراستہ و پیراستہ کیا ہے) بصدق دل اپنے محنت و کوشش کے بار آور ہونے کا شکریہ ادا کرتا ہون اور یقین کرتا ہون کہ تم سب ہمیشہ میری اس نصیحت کو یاد رکھین گے ٥

بہ اطاعت بہ دیانت بامانت ہر دم	چاہئے پاس نمک سارے نمکخوارونکو
مالک ملک کا ہر حال مین ہتا ہی لحاظ	خیر اندیش ہوا خواہ وفادارون کو

قصیدہ مدحیہ درشان اعلیٰحضرت قدر قدرت فلک شوکت جہان پناہ ظلِ سبحانی حضور پرنور بندگان عالی بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ

ہان قلم پہلے پہل آج ہو حمدِ داور
کر رقم بعدِ حمد النعت نبیؐ پیغمبرؐ

ہان تو اے ذہنِ رسا سازِ طرب کرلے جمع
کہ طبیعت کا مری آج ہے رنگِ دیگر

مردمِ دیدہ سے لیکر وہ سیاہی پرنور
پردۂ چشم کا کاغذ ہوئی ہے مشق نظر

سرخیٔ لعلِ لبِ یار کا لیکر شنجرف
رشتۂ تارِ رگِ جان کا بنا تو مسطر

طائرِ طبعِ رسا اوج پہ کر تو پرواز
تا اُڑا لائے تعلّی کے مضامین بہتر

نصب میدانِ فصاحت میں ہو تیرا جھنڈا
کھینچلے سیفِ زبان میان سے جھکر حیدر

ڈرسے نزدیک کہین آئے نہ حاسد کے خیال
نکتہ چینونکی رہے خوف سے تا دور نظر

اُسکی لکھنا ہے مجھے آجکے دن مدح و ثنا
جسکے احسان ہزارون ہی ہین میرے سر پر

مین تو کیا سارا زمانہ ہے اُسی کا مدّاح
شہرہ احسان کا جسکے ہے جہانمین شہر

وہ پھر کتا ہو قصیدہ کہ نہو اس کا جواب
جو سنے سنکے کہے صل علیٰ چلا کر

پیشکش کر کے یہی تحفۂ احقر اپنا
پیشگاہِ شہِ والا مین سناؤن فرفر

گرچہ شاعر نہین لیکن ہون سپاہی بیشک
فخر ہے فخر ہمیشہ ہی سے مجکو اپر

فدوی خاص ہون مین اور نمکخوار قدیم
فخر شاگردبھی ہونیکا ہی طرہ اسپر

جودتِ طبع پہ کیونکر نہ بھلا ناز کرون
فیض شاگردی والا کا ہی مجھپر یہ اثر

مین قصیدہ کبھی کہنے کا نہین ہون عادی
غزل و قطعہ کا رکھتا ہے توغلِ اکثر

اثرِ فیض نے شہ کے یہ مدد دی مجکو
لکھہ گیا شکر خدا ایک قصیدہ بہتر

شہ کے احسانون کا کیونکر مین ادا شکر کرون
کس زبان سے ہو بیان وصف صفاتِ برتر

وصف ذاتی شہِ والا کی ہین بیمثل و نظیر
طرز تحریر مین خامہ کے وہ آئین کیونکر

لیکن اتنا تو ہی لازم کہ بحسبِ امکان
بحرِ مواج طبیعت سے نکالون گوہر

مطلع ثانی

نہین کچھ محتسب و قاضی و مفتی کا خطر
ساقیا جلد لگا دے مرے منہ سے ساغر

میر محبوب علیشاہ دکن آصفجاہ
مرا ممدوح ہے یہین اُسکا ہون ادنی چاکر

شاہ وہ شاہ کہ نہین ثانی ہے اُسکا کوئی
سارے شاہون سے فزون جسکی ہے شان برتر

تاجِ شاہی ہے سزاوار اوسیکے سر کو
سلطنت کی ہے قبا ٹھیک اسیکے تن پر

عادل و باذل و دانا و جواد اور سخی
پیارا اللہ کا محبوب کا وہ نور نظر

جسکی سطوت سے ہے مریخ فلک بھی لرزان
رعب سے کانپتا جسکے ہے یہ سورج تھرتھر

تیرے اوصافِ حمیدہ پہ سلاطینِ جہان
معترف متفق اللفظ ہین سارے ملکر

حق تو یہ ہے کہ جو ہوتا ہے بشر نیک خصال
فضلِ خالق سے وہی ہوتا ہے سب سے بہتر

مدح مین تیری تکلف نہین کرتا مین کچھ
شاعری لوگ کہینگے اُسے سارے سنکر

اسلئے حق جو نظر آئے وہی کہتا ہون
کہ فضولی نہین اس مدح مین کچھ مدنظر

کبھی خالی نہین تدبیر ریاست سے دماغ
شاہ کو سارے بُرے اور بھلے کی ہے خبر

عدل کا حال زمانہ مین ہی سب پہ روشن — باپ کے حق سی نہ مایوس ہوا کوئی پسر

فیض بخشی کی یہ حالت ہی سلیمان بجای — یہ چیونٹی پر بھی جو پڑجائی تری ایک نظر

کیون نہ معدوم زمانہ مین تمسے ہو بیداد — پھر گیا حلق پہ ظلم اور ستم کے خنجر

حلم سی شاہ کے کیونکر ہو برابر کوئی — جرم بدخواہ پہ بھی لطف و کرم کی ہی نظر

ہی سخی ابن سخی ابن سخی ابن سخی — ملتا تھا جنکو ہے سیم و زر و لعل و گہر

وہ شجاعت ہی شجاعت نہین دیکھی ایسی — کہین احسنت اگر دیکھین جناب حیدر

حبذا اے شہ شاہان شجاعت پیشہ — مرحبا ای کرم جود و سخا کے سرور

تیرے اوصاف حمیدہ مین ہی قاصر ہی زبان — پھر دعا یہ ہو نہ کیون ختم مرا یہ دفتر

ہی دعا شاد کی دل سی یہی ہر صبح و مسا — ورد ہے سچی عقیدت سی یہی آٹھ پہر

لطف عالم پہ رہی تیرا ہمیشہ افزون — اور ای ظل خدا تجھپہ ہو فضل داور

تیری ہمت تیری جرأت مین ترقی ہو سدا — تاکہ ہو جائین عدو خوف سی سب زیر و زبر

رشتۂ عمر ہو ہر سال گرہ سے مضبوط
خضر کی عمر سے بھی عمر تری ہو بڑھکر

فضل میں تیرے برابر نہو دنیا میں کوئی
رہے تو مسند شاہی پہ عدالت گستر

تو سلامت رہے دنیا میں بصد جاہ و جلال
سارے شاہوں میں ترا رتبہ ہو اعلی برتر

جتنے بدخواہ ترے اور تری ملک کے ہیں
حرف باطل کیطرح سارے فنا ہوں مٹکر

جو کہ رکھے قصد تری ساتھ دغابازی کا
تری شمشیر غضب سی وہ رہیں چاک جگر

ہمسری کا جسے دعوی ہو ذرا تجھ سی
خاک و خون میں رہے سر اسکا تڑپتا یکسر

لابقا ہو ترے دشمن کا ہمیشہ اقبال
رہے دنیا میں ذلیل اور جہنم میں ہو گھر

رنج و غم درد و الم اسکو ہمیشہ ہو نصیب
غضب و قہر خدا سی وہ مرے گھٹ گھٹ کر

رکھے اللہ ہمیشہ تجھے راضی مجھ سے
شاد کمتر کا ترے قدموں پہ دائم رہے سر

گذرانیدہ خانہ زاد موروثی جان نثار کشن پرشاد عفی عنہ تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ